﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 22

جمعۃ المبارک 11 دسمبر 2015ء
28 صفر 1437 ہجری قمری ❁ 11 فتح 1394 ہجری شمسی

شمارہ 50

جمعہ کے دن کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعه باب الاستماع حدیث نمبر:877)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

جامعہ احمدیہ جرمنی (Riedstadt) کا وِزٹ۔ جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی شاہد کلاس کی تقریبِ کانووکیشن۔

جامعہ کی مختلف کلاسز کے سالانہ امتحانوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں تقسیم انعامات۔

حضور انور ایدہ اللہ نے شاہد کلاس کے 16 مربیان و مبلغین کو تفسیر صغیر اور شاہد کی ڈگری عطا فرمائی۔

کانووکیشن کی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب۔

تقریب آمین۔ اعلانات نکاح

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

17 اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 40 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر میں تشریف لاکر دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

جامعہ احمدیہ جرمنی

آج پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی سے امسال فارغ التحصیل ہونے والے مبلغین کرام کی پہلی کلاس کو ''شاہد'' کی اسناد دیئے جانے کی تقریب منعقد ہو رہی تھی۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کا آغاز جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' کے ایک حصہ میں اگست 2008ء میں ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 20 اگست 2008ء کو جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب میں جامعہ احمدیہ کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''میرا خیال تھا کہ جامعہ احمدیہ جرمنی کچھ وقفے کے بعد شروع ہوگا، اتنی جلدی شروع نہیں ہوسکتا لیکن امیر صاحب جرمنی اس بات پر بڑے زور سے مُصر تھے۔ اُن کا اصرار تھا کہ اس جوبلی کے سال میں یہاں کا جامعہ شروع کیا جائے۔ پہلے انہوں نے ایک جگہ تلاش کی۔ پھر دوسری جگہ تلاش کی۔ بہت ساری روکیں آئیں۔ لیکن کیونکہ وہ اس بات پر پکّے تھے کہ ہم نے اس سال شروع ضرور کرنا ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے اجازت لی کہ جو یہاں ''بیت السبوح'' میں خدام الاحمدیہ کے دفاتر کے لئے جگہ دی گئی ہے وہ استعمال کر کے یہاں فی الحال جامعہ شروع کر دیا جائے اور اس دوران مزید جگہ تلاش کی جائے۔ جہاں آئندہ ضرورت کے پیش نظر کلاس رومز اور ہوسٹل وغیرہ، باقی چیزوں کی جو ضروریات ہیں وہ مہیّا کی جائیں۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ارادہ کو قبول فرمایا اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جامعہ یہاں شروع ہو رہا ہے۔''

چنانچہ جامعہ احمدیہ جرمنی کا آغاز ''بیت السبوح'' میں اس طرح ہوا کہ خدام الاحمدیہ جرمنی نے ایوان خدمت میں اپنے دفاتر کے ساتھ ملحقہ دونوں ہال اور گیلری خالی کر دیں۔ ان دونوں ہالوں میں جامعہ کا دفتر، پرنسپل کا دفتر، سٹاف روم اور کلاس روم قائم کیا گیا اور طلباء کی اسمبلی کے لئے جگہ تیار کی گئی۔ طلباء کے ہوسٹل کے لئے ''بیت السبوح'' میں موجود تین منزلہ رہائشی عمارت استعمال میں لائی گئی۔ طلباء کی ضرورت کے لئے ایک بڑی وسیع لائبریری پہلے سے ہی بیت السبوح میں موجود تھی۔ اسی طرح مسجد، پروگراموں کے لئے ہال، کچن، ڈائننگ ہال، سپورٹس ہال اور پارکنگ کے لئے وسیع جگہ یہ سب کچھ بیت السبوح میں پہلے سے مہیّا تھا۔

چنانچہ اگست 2008ء میں بیت السبوح میں جامعہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ اس دوران فرینکفرٹ سے 57 کلومیٹر دُور آباد شہر Riedstadt میں ''احمدیہ مسجد عزیز'' کے ساتھ ملحقہ خالی پلاٹ جس کا رقبہ 5700 مربع میٹر ہے جامعہ کی عمارت کی تعمیر کے لئے خریدا گیا۔

15 دسمبر 2009ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ تین سال کے عرصہ میں اس عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی۔ 17 دسمبر 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ جرمنی کے دوران اس نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔

اس قطعہ زمین کے مغربی حصّہ میں جامعہ احمدیہ کی تدریسی اور انتظامی امور اور دفاتر، لائبریری پر مشتمل دو منزلہ عمارت ہے۔ اِس نئی عمارت میں سات کلاس روم ہیں، دو بڑے ہال ہیں، لائبریری ہے، کمپیوٹر روم ہے، پرنسپل کے دفتر اور سٹاف روم کے علاوہ دیگر انتظامیہ کے دفاتر ہیں۔ ایک بڑا کچن اور ڈائننگ ہال ہے۔ مختلف گیلریز اور Lobbies ہیں۔

جبکہ اس پلاٹ کے مشرقی حصہ میں ''مسرور ہوسٹل'' کی دو منزلہ عمارت ہے۔ ہوسٹل کی اس عمارت میں بڑے سائز کے کُل 31 کمرے ہیں اور ایک بڑا ہال ''کامن روم'' کے طور پر ہے جہاں Indoor کھیلوں کا انتظام ہے۔ ایک حصہ میں لانڈری روم بھی ہے۔ طلباء کے کھیل کے لئے فٹ بال، والی بال اور باسکٹ بال کے لئے بھی ایک جگہ تیار کی گئی ہے۔

ابھی کچھ عرصہ قبل جامعہ کے قطعہ زمین سے ملحقہ ایک تعمیر شدہ عمارت بھی تین لاکھ ساٹھ ہزار یورو میں خریدی گئی ہے۔ اس کا کُل رقبہ 2500 مربع میٹر ہے اور اس میں سے تعمیر شدہ حصہ 1045 مربع میٹر ہے۔

یہ عمارت دو منزلہ ہے جو ایک بہت بڑے ہال اور 14 کمروں پر مشتمل ہے۔ ہال کا نصف حصّہ ورزش کے لئے مختلف مشینیں لگا کر بطور جِم (Gym) تیار کیا گیا ہے جبکہ باقی نصف حصہ بعض Indoor کھیلوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ باقی مختلف کمروں کو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ، اساتذہ کے لئے تین فیملی رہائشوں اور دو سنگل رہائشوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح گیارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Riedstadt کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً 40 منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری ہوئی۔

مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی شمشاد احمد قمر صاحب اور صدر تعلیمی کمیٹی مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے اپنے اساتذہ اور سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ کی عمارت کے اندر تشریف لے آئے اور پرنسپل آفس، جامعہ آفس کا معائنہ فرمایا اور کلاس روم دیکھے۔ بعد ازاں حضور انور نے لائبریری کا بھی معائنہ فرمایا۔

جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی شاہد کلاس کی تقریب کانووکیشن

آج کی تقریب کے لئے جامعہ کے احاطہ میں ایک مارکی لگائی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں سٹیج پر تشریف لے آئے۔ اس تقریب میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے تمام طلباء، اساتذہ کرام اور دیگر

سٹاف ممبران کے علاوہ جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل عاملہ کے ممبران، جرمنی میں خدمت پر مامور تمام مبلغین کرام اور آج سندات حاصل کرنے والے مربیان کرام کے والدین اور بعض دیگر مہمان شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم انس احمد جاوید متعلم درجہ رابعہ نے کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم مرتضیٰ منان (متعلم درجہ رابعہ) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے درج ذیل اشعار خوش الحانی سے پیش کئے:

ہے شکرِ ربّ عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں
وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں
ہر دم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول

صدر تعلیمی کمیٹی کی رپورٹ

اس کے بعد مکرم مبارک احمد تنویر صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے درج ذیل رپورٹ پیش کی:

سیدنا و امامنا! اللہ تعالیٰ نے آپ کے عہد خلافت میں خلافت احمدیہ کے 100 سال مکمل ہونے پر اپنے اَن گنت فضلوں کو ایک نیا رخ عطا کیا۔ اور اسلام کا پیغام جس طرح ہر سُو نئی شان اور نئے زاویوں سے پھیلنا شروع ہوا۔ ان میں سے ایک دنیا کے مختلف ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ تعلیمی ادارہ کی شاخوں کا قیام ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے 20 اگست 2008ء کا سورج جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ میں روشنی کے ایک نئے دور کا آغاز کرنے کی نوید مسرت لئے ہوئے طلوع ہوا۔ اُس روز حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بابرکت ہاتھوں جامعہ احمدیہ جرمنی کی بنیاد رکھی۔ پیارے آقا! یہ آپ ہی کی دعائیں تھیں جو آج سے سات سال قبل باوجود ہر طرح کی مشکلات کے بیت السبوح فرینکفرٹ میں جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کلاس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد حضور انور کی شفقت اور دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ریڈشٹڈ میں حضور انور کے بابرکت ہاتھوں ہی اِس بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور پھر 17 دسمبر 2012ء کو اس شہر کی قسمت کا ستارہ پھر چمکا جب پیارے آقا جامعہ احمدیہ کی موجودہ عمارت کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

عزیز از جان آقا! جامعہ احمدیہ جرمنی اور جماعت احمدیہ جرمنی کیلئے آج پھر ایک ایسا برکتوں سے معمور دن طلوع ہوا جس کا تصور کر کے ہی جان و دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتے ہیں۔ آج وہ یومِ سعید ہے جس میں پیارے آقا کے دست مبارک سے لگائے گئے اس شجرہ طیبہ کا پہلا پھل حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا جا رہا ہے۔ آج اِس ادارے سے اپنی تعلیم مکمل کر کے فارغ ہونے

والی پہلی کلاس اپنے پیارے آقا کے دستِ مبارک سے اپنی اسناد حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرنے جا رہی ہے۔ حضور انور کا اس تقریب کے لئے وقت نکالنا اور پھر سفر کی تکالیف کے باوجود آج اپنے غلاموں کو اپنے قرب سے نوازنا ایک ایسا احسان ہے کہ جس پر ہم سب کے جسم و جان کا ذرہ ذرہ بھی اگر قربان ہو جائے تو بھی قابل ذکر نہیں۔ سچ تو یہی ہے کہ ہمارے محبوب آقا کو جو ہم سے پیار اور محبت ہے اس کے سامنے ہماری محبتوں کی حیثیت ہی کیا۔ ”چہ نسبت خاک را با عالم پاک“

سیدنا و مولانا! 2008ء میں 25 طلباء نے اس کلاس میں اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا، جن میں ایک فرانس سے اور باقی جرمنی سے تھے۔ اِن میں سے اس وقت 16 طلباء نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی تعلیم کو مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اِن سات سالوں میں اِن طلباء کو قرآن کریم ناظرہ، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن، حدیث، کلام، تاریخ و سیرت، موازنہ مذاہب، فقہ کے مضامین کے علاوہ عربی، اردو، انگلش، جرمن اور فارسی زبانوں کی تعلیم دی گئی۔ نیز اس دوران علمی، ورزشی مقابلہ جات اور مختلف احباب کے علمی و معلوماتی لیکچرز کے ذریعہ طلباء کی علمی استعداد کو بڑھانے کی کوشش کی گئی۔

پیارے آقا! جامعہ کے تمام اساتذہ اور دیگر انتظامیہ کی ہر قسم کی کوشش اپنی جگہ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظر شفقت اِن بچوں کو جو دینی و دنیوی حسن عطا کر جاتی ہے وہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا اِن سات سالوں میں حضور انور کی جرمنی آمد کے موقع پر کوشش کی جاتی رہی کہ حضور انور کی قربت کے جو لمحے بھی میسر آ سکیں انہیں امر کر لیا جائے۔ حضور انور ہی کی شفقت سے طلباء کو پیارے آقا کے ساتھ متعدد کلاسز میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ اِسی طرح جامعہ احمدیہ کی انتظامیہ کی طرف سے ہر ممکن طور پر طلباء کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ زیادہ سے زیادہ حضور انور ایّدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ملاقات کے لئے جائیں اور حضور انور سے براہ راست فیض حاصل کریں۔

اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھتے ہوئے ساتویں سال میں ہر طالبعلم نے حضور انور کی طرف سے منظور کئے گئے عنوان پر مقالہ لکھا۔ مقالے مکمل ہونے کے بعد حضور انور کی منظوری سے انہیں مختلف ممتحن حضرات کو چیکنگ کے لئے بھجوایا گیا۔

جنوری 2015ء میں درجہ شاہد کے امتحانات ہوئے۔ اِن امتحانات کے لئے حضور انور کے ارشاد کے مطابق بعض امتحانی پرچہ جات جامعہ احمدیہ یوکے اور جرمنی سے تعلق رکھنے والے مختلف علماء نے تیار کئے اور انہوں نے ہی پیپرز چیک کئے۔ امتحان کے اختتام اور مقالہ جات کی چیکنگ کے بعد مقالوں کے انٹرویوز ہوئے۔ مقالوں کے انٹرویوز میں جرمنی سے باہر کے ممتحن حضرات جن میں فرانس، کینیڈا، یوکے اور سوئٹزرلینڈ کے ممتحن شامل تھے۔

مئی 2015ء میں حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر کردہ پانچ رکنی بورڈ نے طلباء کی علمی، تربیتی اور اخلاقی قابلیت جانچنے کے لئے تفصیلی انٹرویو کیا۔ جس میں ممبران نے قرآن کریم، حدیث، فقہ اور جنرل نالج کے متعلق سوالات کئے۔

اِن تمام امتحانات کے رزلٹ ساتھ ساتھ برائے ملاحظہ و منظوری حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جاتے رہے۔

حضور انور کی دعاؤں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اِن تمام طلباء نے امتحانات، مقالہ جات اور انٹرویوز میں کامیابی حاصل کی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

پیارے آقا! آج سے سات سال قبل اِن طلباء نے اپنے آپ کو خدا کی خاطر خدمت دین کے لئے وقف کر کے حضور انور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اور حضور انور نے ان کی تعلیم و تربیت کیلئے انہیں جامعہ احمدیہ میں بھجوایا۔ اور آغاز ہی میں ہماری راہنمائی کرتے ہوئے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔ ”ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ ادارہ اس نہج پر چلنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی اور وہ توقع تھی کہ اللہ کا خوف دل میں رکھنے والے، علم و معرفت حاصل کرنے والے اور عاجزی اور انکساری سے دین کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والے علماء تیار ہوں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا برہان الدین جہلمیؓ جیسا مقام رکھتے ہوں۔“ (بحوالہ مجلّہ جامعہ احمدیہ جرمنی صفحہ 23 مطبوعہ 2012ء)

آج ہم ایک طرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں یہ طلباء اپنے سات سال کے تعلیمی سفر کا ایک مرحلہ بخیر و خوبی مکمل کر کے میدان عمل میں جانے کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش ہیں۔ تو دوسری طرف اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ہم اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہم جامعہ احمدیہ جرمنی کے تمام اساتذہ و طلبا اپنے پیارے آقا کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ اور خدا اور خدا کا پیارا امام ہم سے جس خدمت کی توقع رکھتے ہیں اور جس مقام پر ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں وہ قادر خدا محض اپنے فضل سے ہمیں ویسا ہی بنا دے۔ آمین اللّٰھُمَّ آمین

آخر میں حضور انور کی خدمت اقدس میں عاجزانہ درخواست ہے کہ جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی کلاس کے مربیان سلسلہ کو تفسیر صغیر اور درجہ شاہد کی ڈگری سے نوازیں۔ نیز باقی 6 کلاسز میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو بھی انعامات سے نوازیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کی چھ کلاسز کے سالانہ امتحانوں میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعامات سے نوازا۔

اس کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی کلاس کے درج ذیل 16 مربیان سلسلہ کو تفسیرِ صغیر اور درجہ شاہد کی ڈگری سے نوازا۔

(1) مکرم کمال احمد صاحب مربی سلسلہ
(2) مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ
(3) مکرم سہیل ریاض احمد صاحب مربی سلسلہ
(4) مکرم محمود احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر378

مکرمہ ماجدہ الکیال صاحبہ

مکرمہ ماجدہ الکیال صاحبہ لکھتی ہیں:

میرا تعلق سیریا کے ایک متدیّن گھرانے سے ہے جس میں میں خدا تعالیٰ، اس کے رسولؐ، اس کی کتاب اور اس کی مخلوق سے محبت کے درس لے کر پروان چڑھی۔ نوجوانی میں ایک معلّمہ سے گھر میں قرآن کریم کے معانی، تفسیر اوراس کے علوم سیکھنے شروع کئے۔ اس درس کے لئے میں اپنی ہمسائیوں کو بھی بلا لیتی تھی۔ دوسال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔جس کے بعد مَیں دینی دروس سے استفادہ کے لئے مختلف مساجد میں بھی حاضر ہوتی رہی۔ شاید اسی دینی رجحان کی وجہ سے پورے خاندان میں کم عمری کے باوجود مجھے احترام کی نظر سے دیکھا جاتا اور میری رائے کو بڑوں کی رائے پر بھی فوقیت دی جاتی تھی۔یہی نہیں بلکہ میں اپنے خاوند، بچوں، والدہ، بہنوں اور ان کی اولاد کی معلّمہ تھی اور ہر دینی معاملہ میں انکی راہنمائی کرتی تھی۔

احمدیت سے تعارف

ایک روز میرے بڑے بھائی نے ہمارے ایک کزن کے بارہ میں بتایا کہ گزشتہ ایک سال سے اس کے پاس ایک شخص آتا ہے اور اسے احمدیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ مجھے احمدیت کے بارہ میں کچھ پتہ نہ تھا۔ میں نے یہی سمجھا کہ یہ کوئی نیا دین ہے۔لہٰذا میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اور آپ کی سنّت پر عمل کرنے والا کوئی مسلمان اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کی طرف کیونکر مائل ہوسکتا ہے؟! اس وقت تو یہ بات آئی گئی ہوگئی لیکن ایک ماہ بعد جب میرے بڑے بھائی نے مجھے بتایا کہ ہمارا یہ کزن احمدیت قبول کرنے لگا ہے تو مجھے بہت صدمہ ہوا اور میں نے بے اختیاری میں کہا کہ اللہ اس بے چارے مسکین پر رحم کرے کیونکہ یہ تو اپنا دین ایمان ہی گنوا بیٹھا ہے۔

جادوگر لوگ

شاید میرا بھائی بھی اندر ہی اندر احمدیت سے کسی قدر متأثر تھا اس لئے ایک روز اس نے مجھ سے کہا کہ تم احمدیوں کا چینل تو دیکھو۔ چونکہ میں بھی ان کے بارہ میں جاننا چاہتی تھی اس لئے مَیں نے بھائی سے فریکوئینسی لے کر جب یہ چینل لگایا تو اس وقت اس پر پروگرام 'الحوار المباشر' لگا ہوا تھا جس میں مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا۔ میں نے کہا کہ اس شخص کے چہرے پر کس قدر نور، متانت اور وقار ہے لیکن افسوس کہ ایسا شخص بھی اسلام جیسے دین کو چھوڑ کر کسی اور طرف بھٹک گیا ہے۔لیکن جب میں نے اس چینل کے پروگرام دیکھنے شروع کئے تو اس سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ پھر بات اس سے بھی آگے بڑھ گئی اور میں جو کچھ سنتی اس کے بارہ میں اپنے خاوند اور بچیوں کو بھی بتاتی اور میرا سارا دن اس چینل پر بیان کئے گئے امور کے بارہ میں باتیں کرتے ہوئے بیت جاتا۔ اس غیر معمولی تبدیلی کو دوسروں کے علاوہ خود میں نے بھی محسوس کیا اور مجھے گمان ہونا شروع ہوگیا کہ شاید یہ لوگ جادوگر ہیں جو ہپناٹزم کے ذریعہ لوگوں پر اپنی توجہ ڈال کے انہیں رام کر لیتے ہیں اور مجھ پر بھی شاید ان کے علمِ توجہ کا اثر ہے جس کی وجہ سے میں ان کی طرف مائل ہوتی جارہی ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے اسے چینلز کی لسٹ سے ہی حذف کردیا۔لیکن شاید خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ تھا کہ میرا اس چینل اور جماعت سے رابطہ بحال رہے، چنانچہ اگلے روز ہی میرا ایک رضاعی بھائی مجھ سے ملنے کے لئے آیا تو میں نے اس سے احمدیت کی طرف مائل ہونے والے کزن کے بارہ میں پوچھا۔ اس نے بتایا کہ میں خود اسے احمدیت میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے گیا تھا لیکن اس نے دو ٹوک کہا کہ وہ احمدیت کے جملہ عقائد کو دل سے قبول کر چکا ہے اوراس کی سچائی کو مان چکا ہے۔ یہ سنتے ہی میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ میں برداشت نہ کرسکتی تھی کہ کوئی میرا رشتہ دار اسلام کے علاوہ کسی اور عقیدہ کے بارہ میں ایسے الفاظ کہے اور ایسے جذبات کا اظہار کرے۔

تحقیق اوراس کا نتیجہ

اپنے کزن کے موقف کو سن کر میں نے اس معاملہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا اور ایک نوٹ بک خرید کر اسے دو حصوں میں تقسیم کردیا، ایک حصہ اہل سنّت کے عقائد کے لئے جبکہ دوسرا اہل سنت کے احمدیت کے ردّ میں دلائل کے لئے۔ لیکن ابھی اس طریق پر چند قدم ہی چلی تھی کہ میرے ذہن میں اپنے عقائد کے بارہ میں ہی کئی سوالات ابھرنے لگ گئے جن کے بارہ میں نے سب گھر والوں سے بحث کرنی شروع کردی۔ ہر مسئلہ میں تحقیق کا ماحصل یہی ہوتا کہ میں احمدی نقطۂ نگاہ کو ماننے پر مجبور ہوجاتی۔ بالآخر کئی دنوں کی تحقیق کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی کہ کاپی میں دو حصے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں تو احمدیت کے تمام دلائل کو مانتی جارہی تھی اوراس کے ردّ کے لئے میرے پاس کوئی دلیل نہیں تھی۔ چنانچہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا اور التجا شروع کردی کہ وہ مجھے حق اور حقیقت دکھا کر اس کو قبول کرنے کا حوصلہ اور توفیق عطا فرمائے۔ میں نے استخارے بھی کئے اور خدا سے یہی دعا مانگی کہ الٰہی! مجھے ایسے نشان دکھا اور ایسے رؤیائے صالحہ سے میری مدد فرما کہ جن سے حق روشن ہوجائے اوراس کا قبول کرنا میرے لئے آسان ہوجائے۔

قرآن سے دلیل

خدا کے بھی رنگ عجیب ہیں وہ ہر ایک کو اس کے ذوق کے مطابق نشانات دکھاتا ہے۔ ایک بار میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگی تو میرے دل سے یہ دعا نکلی کہ یارب! اگر تیرا یہ مہدی تیری طرف سے نبی ہے تو میں ابھی تیرا قرآن کھولتی ہوں مجھے اس میں کوئی ایسی آیت دکھا دے جسے پڑھ کر میری تسلی ہوجائے۔ یہ دعا کر کے میں نے جب قرآن کھولا تو میرے سامنے سورۃ غافر کی یہ آیت آئی:

﴿وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِى شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهِ حَتَّى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا كَذَالِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ﴾ (سورۃ غافر:35) ترجمہ: اور یقیناً تمہارے پاس اس سے پہلے یوسف بھی کھلے کھلے نشانات لے کر آچکا ہے مگر تم اُس بارہ میں ہمیشہ شک میں رہے ہو جو وہ تمہارے پاس لایا یہاں تک کہ جب وہ مر گیا تو تم کہنے لگے کہ اب اس کے بعد اللہ ہرگز کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ اسی طرح اللہ حد سے بڑھنے والے (اور) شکوک میں مبتلا رہنے والے کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔

آپ تصور کر سکتے ہیں اس آیت کو پڑھنے کے بعد میرے احساسات کیا ہوں گے، آیتِ قرآنی کا نشان مانگنے کے بعد اس آیت کا سامنے آنا حیران کن اور ایک غیر معمولی واقعہ تھا، جسے دیکھ کر میرے آنسو نکل آئے۔

میں نے اپنے احمدی ہونے والے کزن سے رابطہ کیا جس نے مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعض کتب لا دیں۔ ان کو پڑھنے سے قبل بھی میں نے دعا کی کہ خدایا! اگر تیرا یہ مہدی سچا ہے تو اس کا کلام پڑھنے کی یہ تاثیر ظاہر فرما کہ میرا دل تیری محبت سے بھر جائے اور خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا ہوجائے، اور اگر یہ تیری طرف سے نہیں ہے تو اس کا کلام پڑھتے ہوئے تُو میرا دل سخت کردے۔ چنانچہ جب اس دعا کے بعد میں نے حضرت امام مہدیؑ کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو آپ کے کلام کی تاثیر سے میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور دل خدا تعالیٰ اور اس کے مبعوث کی محبت سے بھر گیا۔

اس کے بعد میں ہر ایک سے مختلف مشکل مسائل کے بارہ میں بات کرنے لگی۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ میں نے اپنے سے زیادہ عالم اور بڑی عمر کے شخص سے بات کی لیکن احمدیت کے دلائل سے اسے لاجواب کردیا۔

خاوند سبقت لے گیا

اس کے بعد میں نے اپنے احمدی کزن سے کہا مجھے بعض احمدی عورتوں سے ملادو، اس نے کہا کہ اتفاق کی بات ہے کہ میری بیوی نے قبول احمدیت کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور چند روز کے بعد کچھ احمدی احباب اور بعض احمدی خواتین میرے گھر تشریف لائیں گے لہٰذا اگر تم مناسب سمجھو تو اس دن اپنے میاں کے ساتھ میرے گھر آجانا۔

میں مقررہ وقت پر اپنے خاوند کے ساتھ وہاں جاپہنچی۔ وہاں پر میری بعض احمدی عورتوں اور میرے خاوند کی بعض احمدی مردوں سے بات ہوئی، ان سے ملتے ہی ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے دینی محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگ گیا۔ میرا خاوند احمدی احباب کی باتوں، دلائل اوراس روحانی محفل سے اس قدر متاثر ہوا کہ فورًا بیعت کا فیصلہ کر کے بیعت فارم بھی پُر کردیا۔ گو مجھے بھی احمدیت کے بارہ میں انشراح صدر ہوچکا تھا لیکن میں اپنے تمام سوالات کے جواب حاصل کرنے کے بعد بیعت کا مرحلہ طے کرنا چاہتی تھی، لیکن میرا خاوند مجھ سے سبقت لے گیا۔ مجھے اس کے فیصلہ سے بہت خوشی ہوئی، اسکی وجہ یہ تھی وہ اتنا زیادہ دیندار نہ تھا، لیکن صاف دل ہے۔ میں کئی سالوں سے اس کے لئے دعائیں کرتی تھی کہ خدایا تو اسے دین کی راہ پر ڈال کر سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔ اسکی بیعت کے بارہ میں سنا تو مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سن لیں ہیں۔

اس کے بعد رمضان کا مہینہ آ گیا اور میں جوں جوں سوچتی گئی میرے سوالات میں اضافہ ہوتا گیا۔ میں ان دنوں میں تفسیر کبیر کا مطالعہ کرتی رہی، کچھ سوالات کا جواب تو مجھے تفسیر سے ہی مل گیا اور باقی سوالات کا جواب دینے میں شام کے احمدی احباب نے میری بہت مدد کی۔ پھر انہی ایام میں میں نے راتوں کو جاگ جاگ کر خدا تعالیٰ سے رو رو کر حق کی طرف راہنمائی اور انشراح صدر کے لئے دعائیں کیں، میرے اس مجاہدے میں میری بیٹیاں بھی شامل تھیں اوراس سفر میں وہ بھی میری ساتھی رہیں۔

بیعت اور مخالفت کا طوفان

بالآخر رمضان کے دو ہفتے بعد تمام سوالوں کے جواب ملنے اور انشراح صدر ہونے کے بعد 10 اکتوبر 2010ء کو میں نے اپنی تین بیٹیوں کے ساتھ بیعت کر لی۔

بیعت کے بعد ہمارے خاندان کی طرف سے مخالفت کا ایک عجیب طوفان کھڑا ہوگیا۔ ہمیں لعن طعن وملامت کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ کہا گیا کہ تم بے دین اور گمراہ ہوگئے ہو۔تم نے اپنے خاندان کا نام خاک میں ملا دیا ہے۔تم نے اپنی بچیوں کو اچھی جگہ شادیوں سے محروم کردیا ہے۔ نیز انہوں نے بہت کوشش کی کہ مجھے مولویوں کے پاس لے جائیں اور کسی طرح مجھے احمدیت سے برگشتہ کردیں۔ لیکن الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوت سے میں اپنے موقف پر قائم رہی۔ خاندان کے افراد کے ساتھ کوئی ملاقات جھگڑے کے بغیر ختم نہ ہوتی تھی۔ بالآخر میں نے ان سے کنارہ کرلیا۔لیکن انہوں نے بعض ایسے لوگوں کو میرے پاس بھیجنا شروع کردیا جن کی میرے دل میں بہت عزت تھی اور جن کی بات میں نے کبھی نہ ٹالی تھی۔ لیکن دین کے معاملہ میں میں نے ان کی بھی کوئی پرواہ نہ کی۔ چنانچہ میری زندگی میں یہ پہلا موقع آیا تھا کہ جب مجھے اہل خاندان کی طرف سے ضدّی کے نام سے پکارا گیا تھا۔لیکن حقیقت میں میں ضدّی نہ تھی بلکہ وہ غلط بات پر ضد کررہے تھے جبکہ مَیں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آپ کے خادم صادق حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ مجھے خدا نے اس راستے کی طرف ہدایت دی تھی جس کے بعد اب مجھے کسی کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ تھی۔

عالمی خاندان اوراس کا سربراہ

انہی ایام میں جبکہ میرا خاندان مجھ سے کٹ چکا تھا مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے بیعت کی قبولیت کا خط ملا۔ اس خط کو پڑھ کر میں جذباتی ہوگئی۔ میرا دل حضورانور کے لئے محبت کے جذبات سے بھر گیا اور مجھے دفعتہً یہ احساس ہوا کہ جیسے پوری جماعت ایک خاندان ہے اور خلیفۂ وقت اس خاندان کا سربراہ ہے۔ یوں خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے چھوٹے سے خاندان کے بدلے میں کہیں بڑا عالمی خاندان عطا فرمادیا۔

میرے خاندان کی بے رخی اور مخالفت کے باوجود میں نے ان سے حسن سلوک کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے بے شمار فضلوں سے نوازا۔ سیریا میں جنگ کے باوجود ہمیں کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ پھر میں نے ہجرت کے لئے دعا کی اور انشراح صدر کے بعد جب ہجرت کر کے ترکی آگئے تو اب یہاں بھی میرا گھر نماز سنٹر بنا ہوا ہے۔ اسی طرح جب بھی کوئی احمدی یا غیر احمدی سیریا سے ہجرت کر کے ترکی آتا ہے تو ہم اس کی مدد کرتے ہیں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ اس نے امام مہدی علیہ السلام کو ماننے اور آپ کی خلافت کا دامن تھامنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

...................(باقی آئندہ)

متفرق مسائل نماز

بیان فرمودہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ماخوذ از کتاب 'فقہ المسیح' مرتبہ: انتصار احمد نذر۔ (صدر شعبہ فقہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

نمازوں کی ترتیب ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجائے جس نے ابھی ظہر کی نماز پڑھنی ہو یا عشاء کی نماز ہو رہی ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجائے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہو اسے چاہئے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو یا مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔

جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص بعد میں مسجد میں آتا ہے جبکہ نماز ہو رہی ہو تو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی فتویٰ ہے کہ اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ اسی طرح اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ امام عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ پہلے مغرب کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کونسی نماز پڑھی جا رہی ہے تو وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔

ایسی صورت میں جو امام کی نماز ہوگی وہی نماز اس کی ہو جائے گی بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔ مثلاً اگر عشاء کی نماز ہو رہی ہے اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجاتا ہے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہے تو اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ عشاء کی نماز ہے تو وہ مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کونسی نماز ہو رہی ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اس صورت میں اس کی عشاء کی نماز ہو جائے گی۔ مغرب کی نماز وہ بعد میں پڑھ لے۔ یہی صورت عصر کے متعلق ہے۔

اس موقع پر عرض کیا گیا ہے کہ عصر کے بعد تو کوئی نماز جائز ہی نہیں۔ پھر اگر عدم علم کی صورت میں وہ عصر کی نماز میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ظہر کی نماز اس کے لئے کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے یہ تو صحیح ہے کہ بطور قانون عصر کے بعد کوئی نماز جائز نہیں مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگر اتفاقی حادثہ کے طور پر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو پھر بھی وہ بعد میں ظہر کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ایسی صورت میں اس کے لئے ظہر کی نماز عصر کی نماز کے بعد جائز ہوگی۔

میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ مسئلہ سنا ہے اور ایک دفعہ نہیں سنا دو دفعہ سنا ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب دوبارہ اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق وضاحت کر چکا ہوں کہ ترتیبِ نماز ضروری چیز ہے۔ لیکن اگر کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ امام کونسی نماز پڑھا رہا ہے عصر کی نماز پڑھا رہا ہے یا عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ جو امام کی نماز ہوگی وہی اس کی نماز ہو جائے گی۔ بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔

(الفضل 27 جون 1948ء صفحہ 3)

نماز باجماعت کھڑی ہونے پر سنتیں پوری کی جاسکتی ہیں

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں دیکھنے میں آیا کہ جب تکبیر ہوتی تھی تو جو احباب سنتیں پڑھ رہے ہوتے تھے وہ انہیں پوری کر کے جماعت میں شامل ہوتے تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں بھی مندرجہ بالا حدیث (اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ) کا مطلب ہم یہی سمجھتے تھے کہ جب امام تکبیر کہے اس کے بعد اگر سنتیں پڑھنے والا ایسی حالت میں ہو کہ وہ اپنی سنت کی نماز ختم کر کے رکوع میں امام کے ساتھ مل سکتا ہو تو وہ پوری کر لے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل واقعہ روشنی ڈالتا ہے۔

...... جب امام نے رکوع کے لئے تکبیر کہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُٹھ کر رکوع میں شامل ہو گئے۔ سلام کے بعد مولوی صاحبان سے اپنی رکعت کے متعلق ذکر کیا جو بغیر الحمد کے ادا کی تھی تو انہوں نے کہا کہ چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اس لئے آپؑ کی رکعت نہیں ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا لَا صَلٰوۃَ آیا ہے نہ کہ لَا رَکْعَۃَ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں الحمد تو ضرور پڑھنی چاہئے لیکن اگر کسی وجہ سے کسی رکعت میں الحمد نہ پڑھی جائے تو وہ رکعت ہو جاتی ہے اور اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں شامل ہونے والے کو رکعت پالینے والا ہی شمار کیا ہے۔ اس دن ہم نے سمجھ لیا کہ یہ جو فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کی ایک رکعت سنت رہتی ہو تو وہ پوری کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو صحیح ہے۔ لیکن فرقہ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ نمازی جس حالت میں ہو امام کے تکبیر کہنے کے بعد سلام پھیر دے خواہ وہ آخری اَلتَّحِیَّات میں ہی کیوں نہ بیٹھا ہو مگر روایات کے لحاظ سے صحیح وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک تھا اور صحابہ کرام کا بھی اسی پر عمل تھا۔

خلافتِ ثانیہ کے شروع میں حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں لکھا تھا کہ جب تکبیر شروع ہو جاوے تو سنتیں پڑھنے والا خواہ وہ آخری تشہد ہی پڑھ رہا ہو سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ میں نے جب میر صاحب کا مضمون پڑھا تو اُن سے عرض کیا کہ آپ کا یہ مسلک سلسلہ کے طرزِ عمل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استدلال کے خلاف ہے اور فقہاء نے بھی آپ کے خلاف لکھا ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ پھر میں نے مفتی سلسلہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا طرزِ عمل فقہاء والا ہی بتایا۔ اس کے بعد اس اختلاف کا ذکر میں نے حضرت خلیفہ ثانی سے کیا تو آپ نے بھی مولوی محمد سرور شاہ صاحب کی تائید فرمائی۔

(حیاتِ بقاپوری صفحہ 222، 223 نیا ایڈیشن)

سنتیں پڑھنے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا معمول

حضرت شیخ یعقوب علیؓ صاحب عرفانی روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمول شروع سے یہ تھا کہ آپ سُنن اور نوافل گھر پر پڑھا کرتے تھے اور فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ التزام آپ کا آخر وقت تک رہا۔ البتہ جب کبھی فرض نماز کے بعد دیکھتے کہ بعض لوگ جو پیچھے سے آکر جماعت میں شریک ہوئے ہیں اور ابھی انہوں نے نماز ختم نہیں کی اور راستہ نہیں ہے تو آپ مسجد میں سنتیں پڑھا کرتے تھے یا کبھی کبھی جب مسجد میں بعد نماز تشریف رکھتے تو سنن مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عام عادت تھی ایک زمانہ میں بعض طالب علموں نے اپنی کوتاہ اندیشی سے یہ سمجھ لیا کہ شاید سنن ضروری نہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے 27/ذی الحجہ 1326 ہجری کے درس قرآن مجید میں فرمایا:

حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی عادت تھی کہ آپ فرض پڑھنے کے بعد فوراً اندرونِ خانہ چلے جاتے تھے اور ایسا ہی اکثر میں بھی کرتا ہوں۔ اس سے بعض نادان بچوں کو بھی غالباً یہ عادت ہو گئی ہے کہ وہ فرض پڑھنے کے بعد فوراً مسجد سے چلے جاتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ سنتوں کی ادائیگی سے محروم ہو جاتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اندر جا کر سب سے پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ ایسا ہی میں بھی کرتا ہوں۔ کوئی ہے جو حضرت صاحب کے اس عملدرآمد کے متعلق گواہی دے۔ اس پر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو حسب العادت مجلس درس میں تشریف فرما تھے کھڑے ہوئے اور بآواز بلند کہا بے شک حضرت صاحب کی ہمیشہ عادت تھی کہ آپ مسجد جانے سے پہلے گھر میں سنتیں پڑھ لیا کرتے تھے اور باہر مسجد میں جا کر فرض ادا کر کے گھر میں آتے تو فوراً سنتیں پڑھنے کھڑے ہوتے اور نماز سنت پڑھ کر پھر اور کوئی کام کرتے۔ ان کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی یہی شہادت دی اور ان کے بعد حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اور ان کے بعد صاحبزادہ میر محمد اسحاق صاحب نے اور پھر حضرت اقدس (علیہ السلام) کے پرانے خادم حافظ حامد علی صاحب ...... نے بھی اپنی عینی شہادت کا اظہار کیا۔ (ایڈیٹر)

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی۔ صفحہ 65 تا 67)

مسجد کے ستونوں کے درمیان نماز

پیل پایوں کے بیچ میں کھڑے ہونے کا ذکر آیا کہ بعض احباب ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا:

اضطراری حالت میں تو سب جائز ہے۔ ایسی باتوں کا چنداں خیال نہیں کرنا چاہئے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی کے موافق خلوص دل کے ساتھ اسی کی عبادت کی جائے۔ ان باتوں کی طرف کوئی خیال نہیں کرتا۔

(بدر 13 فروری 1908ء صفحہ 10)

طلوعِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک نوافل جائز نہیں

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ نمازِ فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:

نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سُنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہیں ہے۔

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

امام کے سلام پھیرنے سے قبل سلام پھیر لینا

نماز مغرب میں آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے پیش امام صاحب کی آواز آخری صفوں تک نہ پہنچ سکنے کے سبب درمیانی صفوں میں سے ایک شخص حسبِ معمول تکبیر کا بآواز بلند تکرار کرتا جاتا تھا۔ آخری رکعت میں جب سب التحیات بیٹھے تھے اور دعائے التّحیات اور درود شریف پڑھ چکے تھے اور قریب تھا کہ پیش امام صاحب سلام کہیں مگر ہنوز انہوں نے سلام نہ کہا تھا کہ درمیانی مکبّر کو غلطی لگی اور اس نے سلام کہہ دیا جس پر آخری صفوں کے نمازیوں نے بھی سلام کہہ دیا اور بعض نے سُنتیں بھی شروع کر دیں کہ امام صاحب نے سلام کہا اور درمیانی مکبّر نے جو اپنی غلطی پر آگاہ ہو چکا تھا دوبارہ سلام کہا۔ اس پر ان نمازیوں نے جو پہلے سے سلام کہہ چکے تھے اور نماز سے فارغ ہو چکے تھے مسئلہ دریافت کیا کہ آیا ہماری نماز ہو گئی یا ہم دوبارہ نماز پڑھیں؟ صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے جو خود بھی پچھلی صفوں میں تھے اور امام سے پہلے سلام کہہ چکے تھے فرمایا کہ یہ مسئلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا جا چکا ہے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ:۔

آخری رکعت میں التّحیات پڑھنے کے بعد اگر ایسا ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز ہو جاتی ہے۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (بدر 2 مئی 1907ء صفحہ 2)

بآواز بلند اپنی زبان میں دُعا

ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور امام اگر اپنی زبان میں (مثلاً اُردو میں) بآواز بلند دُعا مانگتا جائے اور پچھلے آمین کرتے جاویں تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کر لیا کرو۔ فرمایا:۔

دعا کو بآواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا: تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً (الاعراف:56) اور دُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ (الاعراف:206)

عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیتے ہیں۔ فرمایا:۔

ہاں ادعیۂ ماثورہ جو قرآن وحدیث میں آچکی ہیں وہ بے شک پڑھ لی جاویں۔ باقی دعائیں جو اپنے ذوق وحال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں۔

(بدر یکم اگست 1907ء صفحہ 12)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

الحمدللہ آج جماعت احمدیہ جاپان کو اپنی پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ لوگ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو مسجد بنانے کا مقصد ہے۔ ہمارا مقصد تو تب پورا ہوگا جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور ہم اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے اونچے معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کے خوبصورت پیغام کو، اس کی خوبصورت تعلیم کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں۔

پچھلے دنوں میں پیرس میں جو واقعہ ہوا انتہائی ظالمانہ فعل تھا۔ یہ لوگ یہ عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کو مول لے رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی آج احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ساتھ دوسروں کو تبلیغ کریں۔

افتتاح سے پہلے ہی میڈیا نے اس مسجد کی کافی کوریج بھی دے دی ہے اور اس حوالے سے ایک امن پسند اسلام کا تعارف اہل ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس اس تعارف سے فائدہ اٹھانا اب یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔

اگر نمازوں کی ادائیگی نہیں، اگر عبادتوں کی طرف توجہ نہیں تو پھر یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم دنیا میں انقلاب پیدا کر دیں گے۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان لیا ہے کیونکہ آپ نے تو اپنی آمد کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کا بتایا ہے۔

ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اور پھر آپ کے بعد آپ کے جاری نظام خلافت کے ذریعہ وہ تمکنت عطا فرمائی ہے کہ ہم ایک آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں۔ تمکنت صرف حکومت کا ملنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک رعب کا ظاہر ہونا بھی ہے اور سکونِ دل کا پیدا ہونا بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب حکومتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آ کر صحیح اسلام کو سمجھیں گی۔ لیکن اِس وقت بھی دنیا اب ہماری طرف دیکھنے لگ گئی ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ پس یہ بھی ایک تمکنت اور رُعب ہے جو اَب دنیا پر اللہ تعالیٰ ڈال رہا ہے۔

آپ میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خلافت کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جب آپس کی رنجشوں اور چپقلشوں کو ختم کرنے اور ایک وحدت بننے کا کہا جاتا ہے تو پھر سو بہانے بھی تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس اگر حقیقی مومن بننا ہے تو فساد کے بہانے اور راستے تلاش کرنے والا بننے کی بجائے قربانی کر کے امن اور سلامتی قائم کرنے والا بنیں۔ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے بجائے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور اس پیار اور محبت کو اس معاشرے میں بھی پھیلائیں۔ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ ان باتوں کی طرف بھی توجہ کریں، انہیں سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو خلیفۂ وقت کی طرف سے آپ کو کہی جاتی ہیں۔ اپنے ایمان اور عمل کی حفاظت کریں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے ہمیں سرفراز فرمایا ہے۔ اس کی قدر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے تمکنت دین کے لئے یہ لازمی جزو قرار دیا ہے

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اس زمانے کی ایجادات کو بھی ہمارے تابع کر دیا ہے۔ جماعت ہر سال ایم ٹی اے پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہے۔ یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر خلیفۂ وقت سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ ماں باپ نے اگر اپنی اگلی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو خود بھی خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑیں اور اپنے بچوں کو بھی جوڑیں۔ احمدی کو تو دین سیکھنے اور اصلاح کے لئے اور وحدت قائم کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ جڑنا بے انتہا ضروری ہے۔

عہدیدار بھی چاہے وہ صدر جماعت ہیں یا دوسرے عہدیدار ہیں محبت اور پیار سے لوگوں کی تربیت کریں۔ محبت اور پیار کو فروغ دیں۔ رنجشیں بڑھانے کے بجائے محبتیں بڑھانے کی کوشش کریں۔

جاپانی احمدیوں سے بھی مَیں کہوں گا کہ دین سیکھیں اور اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ فلاں پیدائشی احمدی یا پرانا احمدی کیسا ہے۔ اگر وہ دین کے معاملے میں کمزور ہے تو آپ اس کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں۔

یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ چین، کوریا، ہانگ کانگ، تائیوان وغیرہ جو شمال مشرقی ایشیائی ممالک ہیں، ان میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں۔

مسجد دو منزلہ عمارت اور نہایت باموقع ہے۔ عمارت کے مختلف کوائف کا تذکرہ۔ اس میں سات سو کے قریب نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ 13 کروڑ 78 لاکھ یَین کی رقم خرچ ہوئی۔ افراد جماعت کی غیر معمولی مالی قربانیوں کا تذکرہ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔ ان کے اموال میں برکت دے۔ ان کے نفوس میں برکت دے۔ انہیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ یہ مسجد جہاں ان کی عبادت کے معیار بلند کرے وہاں یہ آپس میں محبت پیار میں بڑھنے والے بھی ہوں اور اس محبت اور پیار کو دیکھ کر دوسروں کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہو۔

ملک کے بڑے اخبارات اور معروف ٹی وی چینلز کے ذریعہ مسجد بیت الاحد کا تعارف و تشہیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 نومبر 2015ء بمطابق 20 نبوت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاحد، ناگویا، جاپان

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ(الحج:42)۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار

میں ہے۔

الحمدللہ آج جماعت احمدیہ جاپان کو اپنی پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ لوگ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو مسجد بنانے کا مقصد ہے۔ مسجد تو غیراز جماعت اور دوسرے مسلمان بھی بناتے ہیں اور لاکھوں کروڑوں ڈالر خرچ کر کے بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔ یہاں جاپان میں گو جماعت احمدیہ مسلمہ کی یہ پہلی مسجد ہے لیکن ملک کی پہلی مسجد نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں دوسرے مسلمانوں کی سو(100) یا اس سے زائد مساجد ہیں۔ پس صرف مسجد بنا لینا کوئی ایسی بات نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ جاپان میں آنے کا ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ بعض یہ بات بھی بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ یہ مسجد جو ہم نے بنائی یہ گنجائش کے اعتبار سے جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے لیکن یہ بات بھی کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے کہ ہم سمجھیں کہ ہم نے اپنی انتہاؤں کو حاصل کر لیا ہے۔ ہمارا مقصد تو تب پورا ہو گا جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور ہم اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے اونچے معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کے خوبصورت پیغام کو، اس کی خوبصورت تعلیم کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں۔

جب جاپان کو مذہبی آزادی ملی اور جاپانیوں کا بھی مذہب کی طرف رجحان پیدا ہوا تو اسلام کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ جب یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم میں لائی گئی تو آپ نے جاپانیوں تک حقیقی اسلام پہنچانے کی خواہش کا بڑی شدت سے اظہار کیا۔ آج سے ایک سو سال پہلے یہ واضح فرمایا کہ اگر اسلام کی طرف جاپانیوں کا رجحان پیدا ہوا ہے تو پھر حقیقی اسلام کا پیغام بھی انہیں پہنچانا چاہئے ورنہ جاپانیوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ مردہ مذہب کی طرف جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جن کے اندر یعنی دوسرے مسلمانوں کے اندر خود اسلام کی روح نہیں ہے وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ فرمایا کہ دوسرے مسلمان تو وحی کا دروازہ بند کر کے اپنے مذہب کو مردے کی طرح بنا چکے ہیں۔ آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ دوسرے مسلمان یہ بات کہہ کے کہ وحی کا دروازہ بند ہو گیا صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو کہا کہ چاہئے کہ اس جماعت میں چند آدمی اس کام کے لئے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 452۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پھر آپ نے جاپانیوں میں تبلیغ کے لئے کتاب لکھنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 20۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ علیہ السلام جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے آئے تھے جاپان بھی اس سے باہر نہیں، جزائر بھی اس سے باہر نہیں اور باقی دنیا بھی اس سے باہر نہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آپ لوگوں کو اس ملک میں آنے کا موقع میسر آیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آپ میں سے ایسے بھی ہیں جن کو یہاں آ کر اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروباروں میں ترقی دی۔ تقریباً تمام ہی ایسے ہیں جن کے حالات یہاں آ کر پاکستان کی نسبت معاشی لحاظ سے بھی بہتر ہوئے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی اور یقیناً ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جن کی خواہش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سن کر یہ ہو کہ کاش ہمیں موقع ملے تو ہم بھی جاپان میں بھی اور دنیا میں بھی پھیل کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچائیں لیکن ان کی حسرت ان کے دلوں میں رہی۔ لیکن آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ جاپان میں بھی آئے اور دنیا میں بھی نکلے تا کہ اس پیغام کو پہنچا سکیں۔ کیا صرف معاشی آسودگی حاصل کرنے کے لئے آپ جاپان میں آئے تھے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اس بات پر دکھ کا اظہار فرما رہے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں نے جاپان میں اسلام کو کیا پھیلانا ہے کہ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کے کلام و وحی کا دروازہ بند کر کے اسلام کو مردہ مذہب بنا چکے ہیں اور جاپانیوں کو یا دنیا میں کسی بھی ملک کے رہنے والوں کو مردہ مذہب کی کیا ضرورت ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں یہ تو تم لوگ ہو جو اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت دے سکتے ہو اور اس کی خوبیاں دنیا کو بتا سکتے ہو۔

جب اللہ تعالیٰ سے تعلق کے راستے بند کر دیئے تو مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں میں کیا فرق رہ گیا۔ اگر اسلام کی برتری دنیا پر ثابت کرنی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کر کے ثابت کی جا سکتی ہے۔ دنیا کو یہ بتا کر برتری ثابت کی جا سکتی ہے کہ اسلام کا خدا اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار۔ پس یہ برتری ثابت کرنے کے لئے یہاں آ کر آپ کی معاشی آسودگی ہی کافی نہیں اور یقیناً نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کا خدا تعالیٰ پر کامل اور مکمل یقین اور ایمان ہو۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کی عبادت کے معیار بلند ہوں۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جو قتل و غارت گری کرنے کے بجائے اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کر کے اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے والے ہوں۔ مسلمانوں کی حالت کا یہ بڑا سخت المیہ ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی زندہ وحی اور تعلق کا انکار کر بیٹھے ہیں اور دوسری طرف تلوار سے اسلام کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سختی سے اسلام کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ متشدد ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ معصوموں کو قتل کر کے اسلام کی خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اب پچھلے دنوں میں پیرس میں جو واقعہ ہوا انتہائی ظالمانہ فعل تھا۔ یہ لوگ یہ عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کو مول لے رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی آج احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ساتھ دوسروں کو تبلیغ کریں۔

پس یہ مسجد جو بنائی ہے تو اس کا حق ادا کریں۔ اس حق کو ادا کرنے کے لئے اسے پانچ وقت آباد کریں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عملی حالتوں کے جائزے لیں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تبلیغ کے راستے اور تعارف کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ مسجد آپ پر ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ جہاں عبادتوں کے معیاروں کو اونچا کریں وہاں تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

اب افتتاح سے پہلے ہی میڈیا نے اس مسجد کی کافی کوریج بھی دے دی ہے اور اس حوالے سے ایک امن پسند اسلام کا تعارف اہل ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس اس تعارف سے فائدہ اٹھانا اب یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ جاپانیوں کے لئے مسجد تو کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ یہاں جیسا کہ میں نے بتایا کہا جاتا ہے کہ سو کے قریب مساجد ہیں تو ہماری اس مسجد کے افتتاح کو اتنی اہمیت کیوں؟ اس لئے کہ عام مسلمانوں سے ہٹ کر ہم اسلام کی تصویر دکھاتے ہیں۔ وہ حقیقی تصویر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی اور جس کے دکھانے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے۔ پس اس تصویر کو دکھانے کے لئے آپ کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہو گی اور یہ ذمہ داریاں نہیں ادا ہو سکتیں جب تک کہ آپ صرف عقیدے کی پختگی تک ہی قائم نہ ہوں بلکہ عملی حالتوں کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی بھی کوشش کرنے والے ہوں۔ آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے میں بڑھنے والے ہوں۔ جہاں ہمارے آقا و مطاع کی نظر ہے جہاں آپ کے غلامِ صادق کی نظر ہے، ہمیں اپنی نظریں اس طرف پھیرنی ہوں گی۔ آپ نے کیا کیا؟ آپ نے کیا دکھایا؟ آپ نے ماحول میں بھی اس پیار اور محبت کا عملی اظہار کیا جس کی تعلیم دی۔ اس کا ذکر ہمیں قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ پس صرف یہ کہہ دینا کہ الحمدللہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا، الحمدللہ ہم احمدی ہیں، کافی نہیں ہے۔

جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں جن باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اس کے اس زمانے میں مخاطب احمدی مسلمان ہی ہیں کیونکہ ہم ہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ ہم ہی ہیں جن میں نظامِ خلافت دین کی تمکنت کے لئے جاری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کے لئے، اس زمانے کے امام کو ماننے والے کے لئے، خلافت سے وابستہ رہنے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض اصولی باتیں بیان فرما دیں کہ ایک تو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ رکھو کہ یہ تمہاری پیدائش کا بنیادی مقصد ہے۔ اگر نمازوں کی ادائیگی نہیں، اگر عبادتوں کی طرف توجہ نہیں تو پھر یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم دنیا میں انقلاب پیدا کر دیں گے۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان لیا ہے۔ کیونکہ آپ نے تو اپنی آمد کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کا بتایا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ دوسرا مقصد ایک دوسرے کے حق ادا کرنا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اپنے مال میں سے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے خرچ کرنے والے ہیں۔ اور صرف اپنی زندگیوں میں ہی یہ انقلاب پیدا نہیں کرتے کہ تقویٰ پر چلنے والی زندگی گزارو بلکہ اپنے نمونے دکھا کر دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ انہیں بھی بتاتے ہیں کہ زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ انہیں بتاتے ہیں کہ شیطان سے کس طرح بچ کر رہنا ہے۔ پس اگر ہم اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرستادے کے ماننے والے ہیں تو ہمیں ان باتوں کا خیال رکھنا ہو گا کہ ہم پر جو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہوا ہے جبکہ دوسرے مسلمان بکھرے پڑے ہیں ان کے پاس کوئی آواز نہیں ہے جو انہیں ایک ہاتھ کی طرف بلائے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اور پھر آپ کے بعد آپ کے

جاری نظام خلافت کے ذریعہ وہ تمکنت عطا فرمائی ہے کہ ہم ایک آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں۔ تمکنت صرف حکومت کا ملنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک رعب کا ظاہر ہونا بھی ہے اور سکونِ دل کا پیدا ہونا بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب حکومتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آ کر صحیح اسلام کو سمجھیں گی۔ لیکن اِس وقت بھی دنیا اب ہماری طرف دیکھنے لگ گئی ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ پس یہ بھی ایک تمکنت اور رُعب ہے جو اب دنیا پر اللہ تعالیٰ ڈال رہا ہے۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانے والے وہی ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس فضل کے وارث بننے کے لئے نیکیوں پر قائم ہو جاؤ اور اس کو پھیلاؤ اور برائیوں سے بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔ پس جب تک اس پر قائم رہو گے، اس بنیادی اصول کو پکڑے رہو گے، ترقیاں کرتے چلے جاؤ گے۔

پس ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے اعمال میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دیتا چلا جائے تبھی دنیا کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکیں گے اور یہی چیز پھر اُس تمکنت کا بھی باعث بنے گی جب حکومتیں بھی اس حقیقی تعلیم کے تابع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئیں گی۔ پس اللہ تعالیٰ بہت بڑے مقاصد کے حصول کی حقیقی مسلمانوں کو خوشخبری دے رہا ہے لیکن اُن مسلمانوں کو جو ظالم نہ ہوں بلکہ انصاف پر قائم ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کو بھولنے والے نہ ہوں بلکہ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ جو دوسروں کے حقوق غصب کرنے والے نہ ہوں بلکہ حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ جو خود غرض نہ ہوں بلکہ بے نفس ہوں۔ جو خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھتے ہوں۔ صرف اجتماعوں پر عہد دہرانے والے نہ ہوں بلکہ نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں سے روکنے کے لئے پہلے اپنے نفس کے جائزے لینے والے ہوں۔ جو نظام جماعت کی حفاظت کے لئے اپنی اَناؤں کو قربان کرنے والے ہوں۔ پس یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنائیں گی۔ یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بھی بنائیں گی۔ یہ چیزیں ہیں جو وہ حقیقی احمدی بننے والا بنائیں گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں سے توقع رکھتے ہیں۔

آپ میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خلافت کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جب آپس کی رنجشوں اور چپقلشوں کو ختم کرنے اور ایک وحدت بننے کا کہا جاتا ہے تو پھر سو بہانے بھی تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس اگر حقیقی مومن بننا ہے تو فساد کے بہانے اور راستے تلاش کرنے والا بننے کی بجائے قربانی کر کے امن اور سلامتی قائم کرنے والا بنیں۔ جب اس مسجد کی طرف منسوب ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ ایک اینٹ، سیمنٹ، پتھر کی عمارت کی طرف منسوب نہیں ہو رہے بلکہ اس شخص کی طرف منسوب ہو رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس لئے بھیجا ہے کہ بندے کو خدا سے جوڑے اور تمام ذاتی رنجشوں اور خواہشوں اور اَناؤں کو ختم کرتے ہوئے اس نظام میں پروئے جو قربانی چاہتا ہے۔ صرف مال کی قربانی نہیں بلکہ اپنی اَنا کی قربانی بھی۔ صرف امر بالمعروف دوسروں کے لئے نہیں چاہتا بلکہ پہلے اپنے نفس کو متوجہ کرتا ہے کہ کیا تم جو کہہ رہے ہو وہ کرتے بھی ہو۔ نہی عن المنکر کے لئے دوسروں کو کہنے سے پہلے اپنے نفس کے جائزے لینے کے لئے کہتا ہے۔

آپ میں سے اکثریت پاکستان سے آئے ہوؤں کی ہے جہاں آپ کو عبادت کرنے پر سختیاں اور پابندیاں اور تنگیاں برداشت کرنی پڑیں یا کرنی پڑتی ہیں۔ جہاں آپ کو اپنی مسجد کو مسجد کہنے کی سزا کاٹنی پڑتی ہے۔ جہاں آپ کو سلامتی کا پیغام دینے پر تین سال کے لئے جیل جانا پڑتا ہے۔ بعض آپ میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی تنگیوں کی وجہ سے یہاں اسائلم بھی کیا ہے۔ کچھ کاروباری لوگ بھی ہیں۔ پس اس بات کو سوچیں، اس پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ پر کس قدر فضل فرمایا ہے کہ عبادت کرنے پر یہاں کوئی سختی نہیں ہے۔ مسجد کو مسجد کہنے پر کوئی سزا نہیں ہے۔ آپ کے سلامتی کے پیغام کو بجائے جیل میں بھجوانے کے پسند کیا جاتا ہے۔ پس کیا یہ باتیں اس بات کا تقاضا نہیں کرتیں کہ اپنے آپ میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں۔ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے بجائے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور اس پیار اور محبت کو اس معاشرے میں بھی پھیلائیں۔ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ صرف مسجد بننے سے وہ خصوصیات پیدا نہیں ہو جائیں گی بلکہ اس کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ ان خصوصیات کا خدا تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبۃ:112) کہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (لِلّٰہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

پس جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایک انسان کے حقیقی مومن بننے کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ توبہ کرے یعنی اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے مکمل طور پر ان سے بچنے کا عہد کرے۔ گناہ صرف بڑے بڑے گناہ نہیں ہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی غلطیاں جو نظام میں خرابی پیدا کرتی ہیں وہ بھی گناہ بن جاتے ہیں اور جب اس عہد پر قائم ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے اس کی عبادت کرنا ایک مومن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر اپنے آپ کو چلانا ایک مومن کا فرض ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے؟ جیسا کہ مَیں پہلے بھی اس کا ذکر کر آیا ہوں، خدا تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّاریات: 57)۔ اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس نہ امیروں اور کاروباری لوگوں کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ عبادت سے باہر ہوں، نہ عام انسانوں کے لئے اور غریبوں کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ عبادت میں سستی کریں۔

مسجد بنانے میں بعض نے بہت بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں یا بعض کم آمدنی والوں نے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر مالی قربانیاں کی ہیں۔ بچوں نے بھی بڑے اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ آپ میں سے کسی کو بھی چاہے اس نے اس مسجد کی تعمیر میں بے انتہا قربانی کی ہے اس بات سے بَری نہیں کر دیتا کہ عبادتوں میں سستی دکھائیں۔ یہ قربانیاں بھی تبھی قبول ہوں گی جب اس مسجد کی آبادی کا بھی حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حمد کرنے والے بنو۔ خدا تعالیٰ کی حمد کا حق اس کی عبادت سے ادا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں کہ اس نے مسجد بنانے کے لئے قربانی کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کریں کہ اس نے یہ مسجد عطا فرما کر تبلیغ کے میدان کھولے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اس طرح کریں کہ اس نے اسلام کی خوبصورت تعلیم بتانے کے لئے نئے راستے کھولے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کریں کہ اس نے آپ کے معاشی حالات بہتر کئے اور یہ معاشی حالات کا بہتر ہونا کسی کی عقل اور ہوشیاری اور علم کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں۔ اس طرح اس کا حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد یہ بھی ہے کہ بعض ناموافق حالات اگر آ جائیں تو اس پر بھی اس کا شکر ادا کرتے چلے جائیں۔ کبھی ناشکری نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اس طرح بھی کریں کہ اس نے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ضائع ہونے سے بچا لیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اپنے سفروں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بناتا ہے۔ پس اس لحاظ سے آپ کا اس ملک میں آنا تبلیغ کے میدان میں ترقی کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہونا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ مومن رکوع کرنے والے ہیں۔ ایک تو نمازوں کے رکوع ہیں لیکن اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اپنے وقت کو، اپنی جان کو، اپنے مال کو دین کی راہ میں قربان کرنے والے ہیں۔ پس اپنے عہدوں کا خیال رکھیں۔ صرف جان، مال، وقت اور عزّت کو قربان کرنے کا عہد رسماً نہ دہرائیں بلکہ اس کی عملی تصویر بنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے لئے ساجد ہونا بھی ضروری ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اپنی دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ مومن سجدہ کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قریب ترین ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود حدیث نمبر 1083)

پس اس قربت کے سجدے تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ صرف ماتھا زمین پر ٹکا دینا ہی سجدہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے آگے جھک کر اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا سب کچھ قربان کرتے ہوئے اور اپنی اَناؤں کو پیچھے رکھتے ہوئے، اپنی عزت کو بھولتے ہوئے، اپنی عزت کو پس پشت ڈالتے ہوئے، اس کے حکموں پر چلتے ہوئے نظام کی پابندی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور نظام کی اطاعت بھی اس لئے کہ یہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔ پس سجدے اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور اس وقت ہوتے ہیں جب انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تلاش ہمیں کرنی چاہئے۔ پس جب یہ عاجزانہ سجدوں کی توفیق ہمیں مل جائے، خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی انتہائی کوشش کی طرف توجہ ہو تو پھر اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ دوسروں کو بھی نیک باتوں کی تلقین کر کے خدا تعالیٰ کے قریب لائیں۔ پھر تبلیغ کی طرف توجہ کریں۔ دوسروں کو بھی جو دنیا میں غرق ہو رہے ہیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنائیں۔ دوسروں کو بھی گناہوں میں ڈوبنے اور آگ میں گرنے سے بچائیں۔ آج یہی ہر احمدی کا کام ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائیں۔

اور پھر یہ بھی یاد رکھیں جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ان باتوں پر نظر رکھیں اور ان کی حفاظت کریں۔ یعنی ان پر عمل کی پوری پابندی کے ساتھ کوشش کریں جو باتیں اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی

ہیں۔ان باتوں کی حفاظت کرنا بھی کام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے بتائی ہیں۔ان باتوں کی طرف بھی توجہ دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں اور اپنی جماعت سے توقع رکھی ہے۔ان باتوں کی طرف بھی توجہ کریں، انہیں سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو خلیفۂ وقت کی طرف سے آپ کو کہی جاتی ہیں۔اپنے ایمان اور عمل کی حفاظت کریں۔اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے ہمیں سرفراز فرمایا ہے اس کی قدر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے تمکنت دین کے لئے یہ لازمی جزو قرار دیا ہے اور ایسے مومنین کو خوشخبری دی ہے جو ان تمام باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔پس اپنے جائزے لیں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کو سچا مومن ہونے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اس زمانے کی ایجادات کو بھی ہمارے تابع کر دیا ہے۔جماعت ہر سال ایم ٹی اے پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہے۔یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر خلیفۂ وقت سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ایک ماں نے گزشتہ دنوں یہاں ملاقات میں ذکر کیا کہ بچوں کی تربیت کا انتظام نہیں ہے۔انتظام ہونا چاہئے۔تو بجائے اس کے کہ مبلغ کو یا انتظامیہ کو موردِ الزام ٹھہرائیں۔یہ سوچیں کہ ہفتہ میں چھ دن تو بچے یا ماں باپ کے پاس ہوتے ہیں یا سکول میں ہوتے ہیں۔جب وہ گھر میں ہوں تو ان کو کم از کم خلیفۂ وقت کے پروگراموں کو سننے کی طرف توجہ دلائیں۔اس سے ایک تعلق اور محبت قائم ہوگا۔اس سے تربیت ہوگی۔انہیں جماعت کی وحدت کا پتا چلے گا۔پس ماں باپ نے اگر اپنی اگلی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو خود بھی خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑیں اور اپنے بچوں کو بھی جوڑیں۔

بعض غیر احمدی بھی مجھے بعض دفعہ لکھتے ہیں کہ آپ کا خطبہ یا فلاں پروگرام سن کر ہمیں دین کی حقیقت کا پتا چلا۔تو احمدی کو تو دین سیکھنے اور اصلاح کے لئے اور وحدت قائم کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ جڑنا بے انتہا ضروری ہے۔اگر یہاں مثلاً جاپان میں وقت کا فرق ہے تو وہاں جب لائیو خطبہ اَور وقت ہو رہا ہوتا ہے تو مختلف اوقات میں پروگرام آتے ہیں سنے جا سکتے ہیں۔

ایک بیماری بعض لوگوں میں یہ ہے کہ ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرتے رہتے ہیں۔بجائے برائیاں تلاش کرنے کے تعمیری کاموں پر اپنا وقت لگائیں۔

اس طرح عہدیدار بھی چاہے وہ صدر جماعت ہیں یا دوسرے عہدیدار ہیں محبت اور پیار سے لوگوں کی تربیت کریں۔محبت اور پیار کو فروغ دیں۔رنجشیں بڑھانے کے بجائے محبتیں بڑھانے کی کوشش کریں۔دوسروں کو تو پیغام دے رہے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور خود دلوں میں اگر بغض اور کینے ہوں تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں۔جو بھی ایسی حالت میں ہیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اس حالت کو بدلیں۔اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کو سچا مومن ہونے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔

بعض دفعہ گھروں میں نظام جماعت کے خلاف باتیں کرنے یا عہدیداروں کے خلاف باتیں کرنے کو ایک معمولی چیز سمجھا جاتا ہے لیکن غیر محسوس طور پر اس سے آپ لوگ اپنی اگلی نسلوں کو خراب کر رہے ہوتے ہیں۔پس سوچیں کہ دعویٰ تو ہم یہ کر رہے ہیں کہ امر بالمعروف کریں گے اور نہی عن المنکر کریں گے۔نیکیوں کو پھیلائیں گے اور برائیوں کو روکیں گے تو پھر پہلے اپنے اور اپنے گھر کے افراد اور بچوں کو اس کا مخاطب بنائیں ورنہ آپ کی تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔یہ مسجد تو بنا لی ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس مسجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

جاپانی احمدیوں سے بھی مَیں کہوں گا کہ دین سیکھیں اور اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کریں۔یہ نہ دیکھیں کہ فلاں پیدائشی احمدی یا پرانا احمدی کیسا ہے۔اگر وہ دین کے معاملے میں کمزور ہے تو آپ اس کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں۔پہلے بھی کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔جو نیک عمل کرے گا، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے گا، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پھر اس کے ساتھ ہوگی۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی اس اصل کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارے اور یہ مسجد ہر احمدی کے ایمان میں بھی اور اس کی عملی حالت میں بھی ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرنے والی ہو۔صرف عارضی شوق اور جذبے سے مسجد بنانے والے نہ ہوں بلکہ حقیقت میں اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

مسجد کے بعض کوائف بھی مَیں پیش کر دیتا ہوں۔مسجد کی زمین کا کُل رقبہ 1000 مربع میٹر ہے۔دو منزلہ عمارت ہے۔جیسا کہ یہاں آنے والوں نے تو دیکھ لیا، دنیا والوں کو بتا دوں کہ یہ علاقے کی مین سڑک کے بالکل اوپر ہے۔یہ سڑک جو ہے علاقے کی ساری بڑی سڑکوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ہائی وے کے ایگزٹ (exit) کے بہت قریب ہے بلکہ اسے دو ہائی ویز (highways) لگتی ہیں۔قریب ہی ریلوے سٹیشن موجود ہے۔اس ریلوے سٹیشن سے Nagoya کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ تک سیدھی ٹرین جاتی ہے۔اس لحاظ سے بھی اس میں بڑی سہولتیں ہیں۔مسجد کا نام بیت الاحد میں نے رکھا تھا۔یہاں تبرک کے لئے مسجد مبارک قادیان اور دارالمسیح کی اینٹیں بھی نصب ہیں۔عمارت کی پہلی منزل پر مسجد کا مین ہال ہے۔یہ ہال جس میں بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پانچ سو سے زائد نمازیوں کی گنجائش موجود ہے اور اوپر کی منزل میں لجنہ ہال ہے اور صحن ہے۔وہاں چھوٹی سی سائبان لگا کر کچھ فنکشن بھی کئے جا سکتے ہیں اور اس کو شامل کر لیا جائے تو سات آٹھ سو نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔دوسری منزل پر دفتر بھی ہے۔چھوٹی سی لائبریری ہے۔لجنہ ہال ہے۔مربی ہاؤس ہے۔گیسٹ رومز ہیں۔اور اس مسجد کی عمارت خریدی گئی تھی لیکن بعد میں اس میں تبدیلیاں کی گئیں۔اس کی وجہ سے اس کو مسجد کا رنگ دینے کے لئے چاروں کونوں پہ منارے بھی تعمیر کئے گئے اور گنبد بھی بنایا گیا۔اور یہ سڑک پر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کھینچنے کا بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ جو شمال مشرقی ایشیائی ممالک چین، کوریا، ہانگ کانگ، تائیوان وغیرہ ہیں، ان میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ عمارت خرید کر اس کو مسجد میں تبدیل کیا گیا تھا۔جون 2013ء میں یہ عمارت خریدی گئی تھی۔اور اس کی خرید اور تعمیر وغیرہ پر کُل تقریباً تیرہ کروڑ اٹھتّر لاکھ یَین (137800000 Yen) کی رقم خرچ ہوئی ہے۔یہ تقریباً کوئی بارہ لاکھ ڈالر کے قریب بن جاتی ہے۔اس میں سے تقریباً نصف سے کچھ کم تو مرکز کی گرانٹ تھی یا مدد تھی۔باقی لوگوں نے، یہاں کی جماعت چھوٹی سی ہے، بڑی قربانی کر کے اس مسجد کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔جب یہ جگہ خریدی گئی تو پہلے تو یہی تھا کہ بڑی آسانی سے مسجد کی اجازت مل جائے گی لیکن پھر ایک وقت ایسا آیا کہ بہت مشکل لگ رہا تھا کہ اس مسجد کی تعمیر کی اجازت ملے۔جماعت کے نام رجسٹریشن اور بطور مسجد استعمال کرنا بڑا مشکل لگ رہا تھا۔ایک دفعہ تو وکلاء نے مسجد کمیٹی کو مشورہ دیا کہ یہاں کام بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور جماعت رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے نام انتقال اور دیگر مسائل کا سامنا آ سکتا ہے۔لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اس معاہدے سے دستبردار ہو جائیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے راستے کی یہ ساری روکیں جو تھیں وہ ہٹا دیں۔لوکل لوگوں کی طرف سے مسائل پیدا ہونے کا یا اعتراض آنے کا خدشہ تھا۔کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔اس شہر میں یہ پہلی مسجد ہے لیکن لوکل لوگوں کے ساتھ جب میٹنگز کی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کو بھی ایسا انشراح عطا کر دیا کہ انہوں نے فوراً اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔بعض ان میں سے اس وقت یہاں بیٹھے ہوئے موجود بھی ہوں گے۔یہ تمام باتیں یہاں کے رہنے والے احمدیوں کے لئے ایمان اور یقین میں اضافے کا باعث ہونی چاہئیں۔اور مَیں پھر دوبارہ کہوں گا کہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

مسجد بیت الاحد کے لئے بعض بڑی مالی قربانی کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔جب مسجد بنانے کی تحریک کی گئی تو ایک احمدی بھائی کہتے ہیں کہ جب ان کو محصّل نے یا سیکرٹری مال نے، جس نے بھی تحریک کی تو یہ احمدی ان کو اپنے ساتھ لے گئے کہ میرے ساتھ گھر چلیں اور جو کچھ ہے مَیں پیش کر دیتا ہوں۔ان کی اہلیہ جاپانی ہیں۔جب وہ گئے اور چندے کا بتایا تو انہوں نے مختلف ڈبّے لا کے سامنے رکھ دیئے اور جب ان میں سے رقمیں نکالی گئیں یا دیکھا گیا تو یہ ساری چیزیں تقریباً دس ہزار ڈالر مالیت کی تھیں۔اسی طرح صدر صاحب جاپان نے یہ بھی لکھا کہ بعض احباب کے حالات سے ہمیں آگاہی تھی کہ وہ زیادہ آسودہ حال نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے اخراجات کو محدود کر کے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے قربانی کی سعادت حاصل کی اور ایک وقت میں انہوں نے جو رقم دینی تھی اس میں دو اڑھائی لاکھ ڈالر کی کمی آ رہی تھی لیکن احباب نے بڑی قربانی کر کے تکلیف اٹھا کر یہ رقم ادا کی۔جو پہلے دے چکے تھے انہوں نے بھی پوری کوشش کی اور جو کچھ میسر تھا لا کے پیش کر دیا اور اس طرح تقریباً سات لاکھ ڈالر جمع ہو گئے۔ایک نوجوان طالبعلم پارٹ ٹائم جاب کر رہے ہیں۔اسّی ہزار یَین ان کو تنخواہ ملتی ہے۔اس میں سے ہر مہینے پچاس ہزار یَین مسجد کے لئے ابھی تک پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں یا جب تک رپورٹ تھی اس وقت تک دیتے رہے۔احمدی بچے بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں۔اپنی جیب خرچ لا کر مسجد کے لئے چندہ پیش کرتے رہے۔اور بچوں میں سب سے زیادہ قربانی ایک بچی نے کی ہے جس نے مختلف کرنسیوں کی صورت میں مختلف وقتوں میں جو اس کو تحفے تحائف اپنے بڑوں سے ملتے رہے وہ دیئے اور اس طرح جو رقم اس نے جمع کی ہوئی تھی وہ جمع کی گئی تو نو ہزار ڈالر کے قریب رقم بنی جو اس نے پیش کر دی۔احمدی خواتین نے بڑی قربانیاں کیں۔اپنے زیور پیش کر دیئے۔اور ایک خاتون نے تو اپنی چوبیس چوڑیاں پیش کر دیں۔پھر ایک اور ہیں انہوں نے اپنے زیورات جو ان کی والدہ کی طرف سے ملے تھے وہ دے دیئے۔ایک خاتون جو پاکستان سے آئی ہیں انہوں نے اپنے زیور کا نیا سیٹ مسجد کے لئے پیش کر دیا جو انہوں نے جنوری میں ہی اپنی بیٹی کی شادی کے لئے خریدا تھا۔اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔ان کے اموال میں برکت دے۔ان کے نفوس میں برکت دے۔انہیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے والا بنائے۔یہ مسجد جہاں ان کی عبادت کے معیار بلند کرے وہاں یہ آپس میں محبت پیار میں بھی بڑھنے والے ہوں اور اس محبت اور پیار کو دیکھ کر دوسروں کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہو۔

غیر از جماعت ہمسایوں نے بھی بڑا محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ ایک جاپانی دوست کو جب علم ہوا کہ افتتاح میں شرکت کے لئے بیرون ملک سے کافی تعداد میں مہمان آ رہے ہیں تو انہوں نے اپنا ایک بہت بڑا گھر جو تین منزلہ گھر ہے جماعت کو پیش کر دیا کہ اپنے مہمان اس میں ٹھہرائیں۔ اسی طرح مسجد کے ہمسایوں کو جب پتا چلا کہ یہاں مسجد کے افتتاح کے لئے کثرت سے مہمانوں کی توقع ہے تو انہوں نے جماعت کے لئے کاروں کی پارکنگ کے لئے اپنی پارکنگ کی جگہ دے دی۔ بالعموم جاپانی لوگ کسی بھی عمارت کے افتتاح وغیرہ کے موقع پر اس عمارت کو نہایت قیمتی پھولوں سے سجاتے ہیں۔ جب دو جاپانی دوستوں کو پتا چلا کہ جاپان کی جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر مسجد کو پھولوں سے سجانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پوری مدد کی۔

مسجد کی رجسٹریشن میں ایک غیر مسلم وکیل اکیو نجیما (Akio Najima) صاحب کی معاونت کا بھی بیان کر دوں انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔ یہ قانونی معاونت فراہم کرتے رہے۔ نہایت بے لوث انداز میں انہوں نے معاونت فرمائی۔ ان کے کام کی فیس کم از کم بیس ہزار ڈالر کے قریب بنتی ہے۔ لیکن ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ کے جاپان پر احسانات ہیں اور اس کے بدلہ میں مَیں یہ کام معاوضے کے بغیر کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے کوئی فیس نہیں لی۔ اخبارات اور میڈیا میں بھی اس (مسجد) کا کافی ذکر ہے جیسا کہ مَیں شروع میں کہہ چکا ہوں۔ تمام بڑے اخبارات، معروف ٹی وی چینلز کے ذریعہ تعارف ہو چکا ہے اور 11 ر نومبر کو مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ملک کی دوسری بڑی اخبار نے یہ رپورٹ شائع کی تھی کہ 'مسلمان ''امن و محبت'' جن کے ایمان کا حصہ ہے'۔ جماعت احمدیہ جاپان کی مسجد اور کمیونٹی سینٹر آئی چی پریفیکچر کے تسوشیما شہر یعنی جو یہاں لوکل گورنمنٹ کا علاقہ ہے، میں تعمیر ہو گیا ہے۔ یہ مسجد پانچ چھوٹے بڑے میناروں پر مشتمل ہے اور پھر بتایا کہ اس میں پانچ سو کے قریب نمازی نمازیں ادا کر سکتے ہیں۔ پھر لکھا کہ امن و محبت کا پرچار اور اپنے معاشرے سے میل ملاپ بڑھاتے ہوئے پروگراموں کا انعقاد جماعت احمدیہ کا طُرّۂ امتیاز ہے۔ جاپان میں زیادہ تر پاکستانی اور پندرہ دیگر قوموں سمیت اس جماعت کے دو سو کے قریب ممبر آباد ہیں۔ رضا کارانہ سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہنے والی جماعت ہے۔ یہ لوگ ''کوبے'' میں آنے والے زلزلہ اور سونامی اور شمالی جاپان میں آنے والے زلزلوں کے علاوہ اس سال آنے والے سیلاب کے بعد متاثرین کو کھانا وغیرہ تقسیم کر کے خدمت میں حصہ لیتے رہے۔

پس یہ اثر ہے جو جماعت احمدیہ کا دوسروں پر قائم ہے کہ پُر امن اور سلامتی پھیلانے والے اسلام کے نمائندے ہیں۔ خدمت خلق کرتے ہیں۔ اس کو قائم رکھنا اور اس اثر کو بڑھانا یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر احمدی اس حقیقت کو پھیلانے والا بھی ہو کہ اسلام محبت اور سلامتی کا مذہب ہے اور ہماری مساجد اس کا symbol ہیں تا کہ اس قوم میں اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کے راستے وسیع تر ہوتے چلے جائیں اور یہ قوم بھی ان خوش قسمتوں میں شامل ہو جائے جو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والی اور محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے والی ہو۔

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

......مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 09 ر ستمبر 2015ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ امۃ الحفیظ کیلر صاحبہ (آف ہنسلو نارتھ۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 6 ستمبر 2015ء کو بعارضہ کینسر 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب کی بیٹی تھیں جن کو خلافت ثانیہ کے دور میں حفاظت خاص کی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اس لحاظ سے آپ کا بچپن قصر خلافت کے کوارٹرز میں گزرا۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم منظور احمد خان صاحب (ابن حضرت محمد ظہور احمد خان صاحب پٹیالویؓ۔ ربوہ)

23 اگست 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کے بھتیجے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور 1943 میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفتر محاسب میں خدمت کا آغاز کیا اور مجموعی طور پر 33 سال تک صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں کے کئی عہدوں پر فائز رہے۔ آپ 1976 میں ریٹائرڈ ہوئے اور جرمنی چلے گئے جہاں اعزازی طور پر جماعتی خدمات کا سلسلہ جاری رہا۔ جماعت Lampertheim کے کئی سال صدر جماعت بھی رہے۔ آپ نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ بیماری کے ایام میں جب کوئی آپ کا حال پوچھتا تو بڑے کرب سے بتاتے کہ میں مسجد جا کر نماز نہیں پڑھ سکتا دعا کرو اس قابل ہو جاؤں۔ نہایت تقویٰ شعار، تہجد گزار، اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھنے والے، ذکر الٰہی اور نوافل میں وقت صرف کرنے والے دعا گو انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگان سلسلہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے اور اپنے آرام کو قربان کر کے ان کے قیام کا اہتمام کیا کرتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ مکرم لطیف احمد خان صاحب (سیکرٹری رشتہ ناطہ یوکے) اور مکرم عبد الشکور اسلم صاحب (اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ جرمنی) کے بڑے بھائی تھے۔

(2) مکرمہ امۃ الہادی رشیدہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر عبد الرحمان صاحب اتالیق مرحوم) ربوہ

12 اگست 2015ء کی شب بعمر 85 سال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاوند مکرم ماسٹر عبد الرحمان صاحب اتالیق کو حضرت مصلح موعودؓ کے بچوں کو پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی وجہ سے آپؓ نے انہیں اتالیق کے خطاب سے نوازا۔ تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازوں کی پابند تھیں۔ خطبات جمعہ بڑے اہتمام سے سنتیں۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں اور تحائف میں سے بھی شرح کے مطابق چندہ ادا کیا کرتی تھیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم انعام الرحمان صاحب کو بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق ملی اور دوسرے بیٹے مکرم حبیب الرحمان غوری صاحب 2004 سے مرکزی شعبہ وقف نو لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ عظمیٰ داؤد صاحبہ (اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب۔ رحیم یار خان)

22 اگست 2015ء کو 40 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ چندوں کی پابند اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ کچھ عرصہ قبل جب سیکرٹری تحریک جدید ان کے پاس وعدہ لکھوانے کے لئے آئے تو آپ نے دونوں کانٹے زیور اتار کر انہیں دے دیئے۔ عزیز و اقارب کے علاوہ دوسروں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔ بڑی نیک، مخلص، مہمان نواز اور رحم دل خاتون تھیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ایس کے محمد صاحب (آف پالگھاٹ کیرالہ۔ انڈیا)

31 ر اگست 2015ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعت پالگھاٹ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ 25 سال تک لگاتار سیکرٹری مال کے عہدے پر خدمت بجالاتے رہے۔ مرکزی نمائندگان اور واقفین زندگی کی ہمیشہ عزت کیا کرتے تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تبلیغی کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ کی تبلیغ سے بہت سی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم مولوی ایس ایم بشیر الدین صاحب (واقف زندگی) قادیان میں بطور نائب وکیل المال تحریک جدید خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

....

......مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 11 ر ستمبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم محمد سلیمان طارق صاحب (ابن مکرم چوہدری علم دین صاحب۔ ہیز۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 9 ستمبر 2015ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ قادیان سے ہجرت کر کے جب ربوہ آئے تو مرکز میں بہت سی عمارات بالخصوص تعلیم الاسلام کالج اور قصر خلافت کی تعمیر میں حصہ لیا۔ آپ 1960ء کی دہائی میں یوکے آئے۔ انگلستان کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بہت نیک، دعا گو، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم نور الدین احمد صاحب (سابق امیر جماعت چٹاگانگ۔ بنگلہ دیش)

4 ر ستمبر 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ گو کہ آپ واقف زندگی نہیں تھے لیکن آپ نے اپنی تمام زندگی حقیقی معنوں میں جماعت کے کاموں کے لئے وقف رکھی۔ آپ کو جماعتی کاموں کی بہت فکر ہوتی تھی۔ بہت اچھی طبیعت کے مالک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔ آپ کی تبلیغی کوششوں سے کثرت سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔

(2) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (آف جرمنی)

17 ر اگست 2015ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مرزا صدیق بیگ صاحب مرحوم امیر جماعت قصور کی بیٹی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

....

......مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 21 ر ستمبر 2015ء بروز سوموار نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ ممتاز قریشی صاحبہ (اہلیہ مکرم منور احمد صاحب سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو۔ سیرالیون)۔ لندن کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

16 ستمبر 2015ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مفتی فضل احمد صاحب آف بھیرہ کی بیٹی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی بھتیجی تھیں۔ آپ کو دیگر شعبہ جات میں خدمت کے علاوہ بطور صدر لجنہ بو سیرالیون اور صدر لجنہ اسلام آباد پاکستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ دو مرتبہ عمرہ کی ادائیگی کی سعادت پائی۔ سالانہ جلسوں میں شمولیت کا خاص اہتمام کیا کرتیں۔ آپ منکسر المزاج، غریب پرور، خدا ترس، دعا گو، متوکل علی اللہ، صابرہ و شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم ثناء اللہ صاحب (ابن مکرم محمد رفیق صاحب۔ جوہر ٹاؤن لاہور)

26 اگست 2015ء کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں 41 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے حلقہ جوہر ٹاؤن میں نائب صدر،

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 2

(5) مکرم محمد فائز احمد خان صاحب مربی سلسلہ
(6) مکرم جناح الدین سیف صاحب مربی سلسلہ
(7) مکرم نعمان خالد صاحب مربی سلسلہ
(8) مکرم اسامہ احمد صاحب مربی سلسلہ
(9) مکرم تحسین رشید صاحب مربی سلسلہ
(10) مکرم شعیب عمر صاحب مربی سلسلہ
(11) مکرم چوہدری بلال اکبر صاحب مربی سلسلہ
(12) مکرم آفاق احمد صاحب مربی سلسلہ
(13) مکرم باسل احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ
(14) مکرم منیب احمد صاحب مربی سلسلہ
(15) مکرم ارسلان احمد صاحب مربی سلسلہ
(16) مکرم محمد بلال احمد صاحب مربی سلسلہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مبلغین کرام سے خطاب فرمایا۔

......

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ حم السجدہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (السجدۃ:34)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ کہ آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی یہ پہلی کلاس سات سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں آرہی ہے۔ لیکن میدان عمل میں آنے کے بعد آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ پہلے آپ کی بعض باتوں، بعض عمل اور بعض حرکتوں سے ایک طالبعلم ہونے کی وجہ سے صرف نظر کیا جاتا تھا۔ مگر اب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ طالبعلم تو بے شک ہیں لیکن ساتھ ہی آپ سے یہ توقع بھی کی گئی ہے کہ آپ اب استاد بھی ہیں۔ جو علم آپ نے حاصل کیا اور جو آئندہ حاصل کرنا ہے، اس کو آپ نے آگے پھیلانا بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ میں تمام عمر خدا تعالیٰ کی تعلیم کو پھیلانے اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف رکھوں گا۔ اور یہ کوئی چھوٹا عہد نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یاد رکھیں کہ یہ عہد اس وقت تک نبھایا نہیں جاسکتا ہے جب تک اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہو، اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ نہ ہو، اپنے عمل کو ہر لمحہ پرکھنے کی طرف توجہ نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایک مربی کو، ایک مبلغ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے کام جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ آپ کی توجہ نوافل کی طرف نہیں ہوتی، دعاؤں کی طرف نہیں ہوتی، نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف نہیں ہوتی، نہ آپ کی تربیت میں کوئی اثر ہوسکتا ہے اور نہ آپ کی تبلیغ میں کوئی اثر ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس جہاں تربیت کے لئے آپ کو اپنے یہ نمونے پیش کرنے ہیں کہ پانچ وقت کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے وہاں نوافل بھی ضروری ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ مربی اور مبلغ کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ جامعہ احمدیہ جرمنی سے پاس ہونے والی پہلی کلاس ہیں۔ اس لحاظ سے بھی لوگوں کی نظر آپ پر ہوگی کہ یہ پہلی کلاس فارغ ہوئی ہے۔ دیکھیں کہ یہ میدان عمل میں کس طرح کام کرتے ہیں؟ کیا انکی ٹریننگ ہے؟ کیا ان کا علم ہے؟ کیا ان کی تربیت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاجزی، انکساری اور وفا میں آگے بڑھنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر آجکل دنیا کی اسلام پر بہت زیادہ نظر ہے۔ جہاں بھی آپ متعین ہیں آپ کو علم ہونا چاہئے کہ آپ کے ملک میں کیا ہورہا ہے۔ ضروری نہیں کہ جرمنی سے فارغ ہوئے ہیں تو جرمنی میں رہ جائیں گے۔ آپ جہاں بھی متعین ہوں گے وہاں کے ملکی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے۔ دنیاوی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کیا کچھ ہورہا ہے اور اس کا حل کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کامل فرمانبرداری اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اطاعت کے مختلف پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ کامل فرمانبرداری اور کامل اطاعت ماحول میں، معاشرے میں امن بھی پیدا کرتی ہے، تحفظ بھی مہیا کرتی ہے، اپنی غلطیوں کی طرف نشاندہی بھی کرواتی ہے اور دوسروں کے الزامات سے بھی بچاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلیفہ وقت کے خطبات یا کوئی بھی تقاریر ہوں، کوئی بھی باتیں ہوں، ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ وہ لوگ ہیں جو خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خلیفہ وقت کی آواز کو آگے پہنچانا ہے۔ اپنی عقل پر وہاں حد لگادیں جہاں خلیفہ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کردیا ہو۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا کہتی ہے کہ آزادی رائے کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ لیکن ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جہاں آزادی رائے دنیا کے امن وسکون کو برباد کررہی ہے وہاں اس پہ حد لگادو۔ اس لحاظ سے دینی تعلیم میں ہمیں اپنی عقل اور نظریات پر وہاں حد لگادینی پڑے گی، جہاں خلیفۂ وقت نے بعض فیصلے کردیئے ہوں۔ تبھی آپ امن میں رہ سکتے ہیں، تبھی آپ کو سلامتی ملے گی اور تبھی آپ کو تحفظ ملے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے سپرد نظام کی حفاظت بھی ہے اور نظام کی حفاظت کے لئے تو سب سے بڑھ کر آپ کو خود نظام کی حفاظت کرنی ہوگی۔ جماعت میں جہاں بھی جائیں، جہاں بھی متعین ہوں، افراد جماعت میں نظام کا صحیح احترام پیدا کریں۔ احباب جماعت کو اس کی صحیح اہمیت بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جماعت کی ترقی دعا سے ہونی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو خالصۃً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے ان سپاہیوں میں شامل کیا ہے جنہوں نے تفقہ فی الدین کے بعد اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے ان کے لئے تو خاص طور پر بہت زیادہ ضروری ہے کہ اپنی دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ نوافل کی طرف بہت توجہ دیں۔ نمازوں کی ادائیگی صحیح کریں اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا تعلق پیدا کریں کہ جو ایک حقیقی مومن کا اللہ تعالیٰ سے ہونا چاہئے اور جس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگ میدان عمل میں بھی اپنے پاک نمونے دکھانے والے ہوں اور کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں بلکہ ہر شخص جو آپ کو دیکھے وہ یہ کہے کہ یہ مربیان جو جامعہ سے نکلے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور تبلیغ کے لحاظ سے بھی اعلیٰ نمونے پیش کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

[حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے اسی شمارہ کی زینت ہے۔]

......

بعد ازاں جامعہ احمدیہ جرمنی کی تمام کلاسز نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فارغ التحصیل مربیان کی تصویر کے بعد جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور کارکنان نے بھی اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس موقع پر جامعہ احمدیہ یوکے کی کلاس درجہ خامسہ نے بھی اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

جامعہ احمدیہ یوکے سے درجہ خامسہ، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق ایک ایکسچینج تدریسی پروگرام کے تحت دو ہفتہ کے لئے جامعہ احمدیہ جرمنی میں ہے اور اب کانووکیشن کے اس پروگرام کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی سے بھی درجہ خامسہ دو ہفتہ کے لئے جامعہ احمدیہ یوکے آئے گی۔

......

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء اور آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔

......

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے جامعہ کے "مسرور ہوسٹل" میں تشریف لے آئے اور بعض کمروں کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ مختلف امور دریافت فرماتے ہوئے ہدایات سے نوازا۔

اس کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد بیت العزیز" تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس جانے کے لئے تشریف لائے تو جامعہ کے تمام طلباء راستہ کے ایک طرف قطاروں میں کھڑے تھے اور اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعض سے گفتگو بھی فرماتے۔

دو بج کر بیس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور چالیس منٹ کے سفر کے بعد قریباً تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "بیت السبوح" فرینکفرٹ تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے "تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی کے عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بائیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی:

عزیزم دانش احمد کھوکھر، عزیزم اطہر احمد رضوان، عزیزم احتشام احمد، عزیزم فیضان احمد، عزیزم مامون احمد صادق، عزیزم قاسم ذیشان صادق، عزیزم فرحان فاروق، عزیزم احد احمد ارشد، عزیزم احسان احمد معین، عزیزم فرحان احمد معین، عزیزم معوذ احمد بٹ، عزیزم مصور بٹ، عزیزم نعمان یوسف عمران۔

عزیزہ مریم احمد، عزیزہ عتیقہ رشید، عزیزہ نائلہ اظہر، عزیزہ سلمٰی رضوان، عزیزہ امۃ المقیت منابل بھٹی، عزیزہ ملاحت منظور چوہدری، عزیزہ نسیٰ ملائکہ، عزیزہ عافیہ سلطان، عزیزہ اریبہ طاہر۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے درج ذیل چار نکاحوں کا اعلان کیا:

1۔ عزیزہ رابعہ نور ساہی بنت مکرم ظفر احمد صاحب ساہی کا نکاح عزیزم وسیم احمد طاہر ابن مکرم نعیم احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ 2۔ عزیزہ حفصہ احمد بنت مکرم طاہر احمد صاحب کا نکاح عزیزم شاہد منصور ابن مکرم منصور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ 3۔ عزیزہ مہوش شکور بنت مکرم عبدالشکور صاحب کا نکاح عزیزم فاروق احمد ابن مکرم عبدالرؤف صاحب کے ساتھ طے پایا۔ 4۔ عزیزہ آنسہ ماریہ مالک بنت مکرم محمد مالک صاحب کا نکاح عزیزم کاشف عدنان ابن مکرم صابر حسین صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......

Riedstadt شہر، جہاں جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت تعمیر ہوئی ہے اس کا مختصر تعارف اس طرح ہے کہ یہ شہر 1178 سال پرانا، ایک تاریخی شہر ہے۔ اس کی آبادی 22 ہزار نفوس کے لگ بھگ ہے اور یہاں 83 مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ ضلع گراس گیراؤ Gros-Gerau میں رقبہ کے لحاظ سے یہ سب سے بڑا شہر ہے۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس کا فاصلہ 57 کلومیٹر ہے۔ اس شہر میں جماعت کا تعارف 1985ء میں ہوا تھا جب بعض احمدی افراد یہاں آکر آباد ہوئے۔ پھر ستمبر 1987ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کی مقامی جماعت کو "مسجد بیت العزیز" کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس مسجد کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 راگست 2004ء کو فرمایا تھا۔

......(باقی آئندہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جاپان 2015ء

بچوں اور بچیوں کی حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ مختلف موضوعات پر بچوں کی تقاریر۔ حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ بچیوں کی دلچسپ مجلس سوال و جواب۔ حضورانور ایدہ اللہ کی نہایت اہم پُر شفقت ہدایات۔

تقریب آمین

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19ر نومبر 2015ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کے لئے صبح پانچ بجکر 10 منٹ پر ہوٹل سے روانہ ہوئے اور قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے پانچ بجے ''مسجد بیت الاحد'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اتنا ہی سفر طے کر کے سوا چھ بجے واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور نے ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق تین بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد تین بجکر 50 منٹ پر مسجد بیت الاحد تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بچوں اور بچیوں کی علیحدہ علیحدہ چلڈرن کلاس کا پروگرام تھا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

بچوں کے ساتھ چلڈرن کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم خواجہ حیات نے کی۔ پروگرام میں تلاوت کا ترجمہ نہیں رکھا گیا تھا۔ اس پر حضور انور نے منتظمین کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تلاوت کا ترجمہ ضروری ہوتا ہے۔ اگر یہ بچے جاپانی زبان جانتے ہیں تو پھر جاپانی میں ترجمہ کر دیتے۔ ان کو عربی زبان تو نہیں آتی کہ یہ ان آیات کا ترجمہ سمجھ لیتے اس لئے ترجمہ ضروری ہوتا ہے۔

❁ اس کے بعد عزیزم نوید احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔ حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اُس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (مسلم کتاب العلم باب من سنّ حسنۃاَوْ سیّئۃ)

❁ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے

میں سے چند منتخبہ اشعار عزیزم یاسر جنود نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

❁ اس کے بعد عزیزم مرزا معظّم بیگ نے **''جاپان کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام''** پیش کیا۔

1904ء میں جاپان اور روس کے مابین ایک مشہور جنگ شروع ہوئی۔ اس جنگ کو The Russo-Japanese War کہا جاتا ہے۔ یہ لڑائی ابھی شروع ہی ہوئی تھی اور روس کے خلاف جاپان نے کوئی میدان نہیں مارا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا: ''ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت''۔ ''مشرقی طاقت'' کے الہامی الفاظ کے عین مطابق اس جنگ کے نتیجہ میں دنیا کے انتہائی مشرق میں واقع ارض مشرق کہلانے والا ملک جاپان دنیا کے نقشہ پر ایک زبردست طاقت بن کر ابھرا۔ اس کے مقابل نہ صرف یہ کہ روس گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوا اور اندرونی شکست وریخت کا شکار ہو گیا بلکہ جاپان نے کوریا پر قبضہ جما لیا اور اس طرح ''کوریا کی نازک حالت'' والے الہامی الفاظ بھی بعینہٖ پورے ہوئے۔ 5 ستمبر 1905ء تک جاری رہنے والی اس جنگ کے اثرات روس کے لئے اس قدر گہرے ثابت ہوئے کہ پہلے 1905ء کا انقلاب روس برپا ہوا اور بالآخر 1917ء میں زارِ روس کی حالت زار کا نظارہ بھی دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ روس میں پھوٹنے والے ان دونوں انقلابات کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی کہ:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحال زار

یہ جنگ ایسی ہولناک اور خونخوار تھی کہ ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کی طرف سے برپا مخالفت کو اس جنگ سے تشبیہ دی۔ آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جنگ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دل گھٹا جاتا ہے یا ربّ سخت ہے یہ کارزار
اے خدا شیطاں پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 149)

تقریر کے بہت سے الفاظ اور جملوں کی ادائیگی صحیح نہیں تھی۔ اس پر حضور انور نے انتظامیہ کو توجہ دلائی کہ صحیح طرح تیاری کروانی تھی۔ یہ انچارج کلاس کہ ذمہ داری تھی کہ وہ صحیح طرح تیاری کرواتے۔

اس کے بعد **''جاپان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات''** عزیزم مرتاض احمد رضی نے پیش کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر چہارم۔ صفحہ 351۔ بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 21 صفحہ 2 مورخہ 24ر اگست 1905ء)

پھر آپ نے فرمایا: ''جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جاوے''

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 373)

مولویوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''مَیں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں گے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 481-480)

ایک موقع پر آپ نے جاپانیوں کے لئے اسلام کے بارہ میں مضمون لکھنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اس مضمون کے پڑھنے کے لئے اگر مولوی عبدالکریم صاحب جائیں تو خوب ہے۔ ان کی آواز بڑی بارُعب اور زبردست ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 235-234)

پھر آپ نے فرمایا:۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لیے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 371 بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 26 صفحہ 4 مورخہ 29ر ستمبر 1905ء)

مزید فرمایا:

''اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔''

ایک موقع پر جاپان کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ:

''اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے۔ خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 297 تا 299۔ بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 13 صفحہ 2 مورخہ 29ر جون 1905ء)

❁ بعد ازاں عزیزم مصور احمد نے **''جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کا کردار''** پر ایک تحریر پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد 1951ء میں امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جاپان کے مستقبل کا فیصلہ کیا گیا اس موقع پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اپنے ملک پاکستان کی طرف سے جاپان کے ذمہ تاوان کی رقم بھی معاف کر دی اور ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ آپ کے اس خطاب کا ذکر کرتے ہوئے ٹوکیو میں پاکستان کے سابق سفیر لکھتے ہیں:

''ظفر اللہ خان نے جو پاکستان کی قیادت کر رہے تھے، پُر جوش الفاظ میں جاپان کے لئے تقریر کی جس میں

انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کی مثالیں دیتے ہوئے ایک فاتح کے مفتوح سے ہمدردانہ سلوک کی لاثانی مثال بتایا فصاحت کے اس نمونہ سے چند الفاظ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ چونکہ اب یہ تقریر تقریباً نایاب ہوگئی ہے۔ظفر اللہ خان نے کہا: ”سوائے اس ایک تابندہ اور شاندار مثال کے جس نے عرصہ دراز تک مسلمانوں میں روایت قائم کردی تھی تاریخ شاید ہی ایسی کوئی گواہی پیش کرتی ہے جس میں فاتح نے مفتوح سے بڑی فیاضی کے جذبے کے تحت ایسا شاندار سلوک کیا ہو (جس کی) نہایت نمایاں مثال فتح مکّہ تھی۔ جسے ہوئے اب تیرہ سو سال ہوگئے ہیں مگر اس کی چمک دمک آج تک ماند نہیں پڑی۔ صلح مکّہ نے بیس سال کے خون کے پیاسے دشمنوں کو ایک دوسرے کا دوست اور برادری بنا دیا۔ (اس کے برعکس) ہمیں جو صلح دی جاتی ہے اس سے خرابیوں اور تباہیوں کا ایک سلسلہ پیدا ہوتا ہے۔جن کے اس قسم کی صلح سے بیج بوئے جاتے ہیں۔“

(سفیر اور سفارتکاری۔ ایک دَور کی کہانی از ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی۔ پیراماؤنٹ پبلشنگ کراچی)

❁ اس کے بعد عزیزم صبور احمد نے **”تیسری عالمگیر جنگ کے خطرات اور جاپانی قوم کی ذمہ داریاں“** کے عنوان پر درج ذیل مضمون پیش کیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مئی 2006ء میں اپنے دورہ جاپان کے دوران ہلٹن ہوٹل ٹوکیو میں منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”جاپانی قوم دوسری جنگ عظیم کے اثرات کو اچھی طرح محسوس کر چکی ہے۔اس لئے تیسری جنگ عظیم کے خطرات کو زیادہ مناسب انداز میں سمجھ سکتی ہے۔میں جاپانی قوم سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ آگے آئیں اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم کے خطرات سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں“

(استقبالیہ سے خطاب۔مؤرخہ 9 مئی 2006ء بمقام ہلٹن ہوٹل ٹوکیو)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک پُر ہجوم استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے جاپانی قوم اور لیڈروں کو نصیحت فرمائی کہ:

”جاپانی قوم اور جاپانی لیڈرز ان لوگوں میں سے ہیں جو باقی قوموں کی نسبت دنیا میں امن کی ضرورت کو احسن رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔آپ لوگ ایٹم بم کے تباہ کن اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی خون ریزی کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ آپ لوگ جدید دَور کی جنگ کاری کے خوفناک نتائج کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔

(جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں سے خطاب۔ مؤرخہ 9 نومبر 2013ء بمقام ناگویا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”آپ ایسی قوم ہیں جو دوسری جنگ عظیم سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اب تیسری جنگ عظیم کو روکنے کے لئے قدم اٹھائیں۔خدا آپ کی مدد کرے۔ہم احمدی یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس خوبصورت دنیا کو ہلاکت سے بچالے۔لوگوں کو عقل دے اور لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔آمین“

(استقبالیہ سے خطاب۔مؤرخہ 9 مئی 2006ء بمقام ہلٹن ہوٹل ٹوکیو)

❁ بعد ازاں عزیزم حارث ریو احمد نے **”جنگ عظیم دوم کے بعد ایک کانفرنس کے لئے بھجوائی گئی حضرت مصلح موعودؓ کی دعا“** پڑھ کر سنائی۔

جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد جاپانی معاشرہ میں جو تبدیلیاں رونما ہوئیں اس کے نتیجہ میں بین الاقوامی تعلقات اور دیگر مذاہب و معاشروں کو سمجھنے کی شعوری کوششیں شروع ہوئیں۔1950ء کی دہائی سے جاپان کے مختلف شہروں میں مذہبی ہم آہنگی کے بارہ میں بین الاقوامی مکالمہ کا آغاز ہوا۔اس طرح کی ایک ابتدائی کاوش کے موقع پر ہی جاپان میں منعقد ہونے والی مذہبی کانفرنسوں اور حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ کے مابین تعلق کی ابتداء ہوئی۔ 1952ء میں ایسی ہی ایک کانفرنس کے میزبان نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں اس کانفرنس کے لئے پیغام بھجوانے کے لئے عرض کی۔حضور نے اس موقع پر یہ دعائیہ پیغام ارشاد فرمایا:

”اے خدا ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ ایسا رستہ جس پر مختلف اقوام کے چنیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضا مندی کو حاصل کرلیا تھا چلے تھے۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں۔ ہماری نیتیں درست ہوں۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں۔ ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کردیں۔ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنے والے بن جائیں۔جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور تو ہمیں اس بات سے بچا کہ ہم جوش عمل سے اندھے ہوکر ان فرائض کو بھول جائیں جو تیری طرف سے عائد ہوتے ہیں اور ان طریقوں سے بے راہ ہوجائیں جو تیری طرف لے جاتے ہیں“۔(روزنامہ الفضل 9 جولائی 1952ء)

اس کے بعد آخر پر عزیزم نجیب اللہ ایاز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاپان تشریف آوری کے موقع پر لکھا گیا ترانہ پیش کیا۔

مرحبا اے شہ قادیاں مرحبا
ارض جاپان ہے شاداں مرحبا

چار بجکر 45 منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

تقریب آمین

اس کے بعد تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

عزیزم خواجہ حیات، عزیزم نوید احمد اور عزیزم سبحان سہیل۔

تقریب آمین کے بعد چار بج کر پچاس منٹ پر بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔اس کلاس میں جاپانی خواتین بھی شامل ہوئیں۔

بچیوں کے ساتھ چلڈرن کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طاہرہ شنوبو صاحبہ نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ ماریہ جنود نے پیش کیا۔ بعد ازاں بچیوں کے ایک گروپ نے درود شریف پیش کیا۔اس کے بعد عزیزہ دریہ ظفر نے مساجد کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشادات پیش کئے:

❁ حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے بیان کیا کہ آپ ؐ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور یہ کہ ہم ان کو عمدہ تعمیر کریں اور ان کو پاک وصاف رکھیں۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اللہ کی مساجد وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔“

❁ اس کے بعد عزیزہ پروین عصمت اللہ نے **”جاپان کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات“** پیش کئے۔

جاپان میں اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر جوش خواہش کی تکمیل کے لئے خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی قلبی کیفیات کا اندازہ ان ارشادات سے ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تحریک جدید کا پہلا مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں کم از کم ایک آدمی ایسا کھڑا کردیں جو اسلام کے جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھے اور اس کے پھریرے کو ہوا میں لہراتا رہے ...... جاپان میں ایک ہندوستانی اسلامی جھنڈے کو نہ لہرا رہا ہو بلکہ چند جاپانی اسلامی جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے ہوں۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل۔ اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 1939ء)

ایک موقع پر آپؓ نے فرمایا کہ:

”جاپان کتنا عظیم الشان ملک ہے۔اگر ہم وہاں مشن کھول دیں اور خدا کرے، وہاں ہماری جماعت قائم ہوجائے تو احمدیت کی آواز سارے مشرقی ایشیا میں گونجنے لگ جائے گی۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔جلد سوم صفحہ 406۔اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 1954ء)

❁ بعد ازاں عزیزہ طاہرہ شوکت نے **”مسجد بیت الاحد جاپان“** کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء کے دورہ جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کا ارشاد فرمایا اور مسجد کمیٹی کا تقرر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دوسرے دورۂ جاپان کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جاپان میں مسجد کی تعمیر کے لئے جگہ عطا فرمادی۔

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے دوران جاپان میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔...... جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں۔ اور مالی قربانیوں کا حق بھی ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔آپ کی بیعت میں آکر ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء بمقام ناگویا جاپان)

آج ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز اور اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ اُس نے ہمیں یہ مبارک دن دکھایا ہے۔

”یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی“

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہماری جو بھی مسجد بنے اُس کی خالص بنیاد تقویٰ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اپنی ساری مرادیں اور خواہشیں اس کے حضور پیش کرنے والے ہوں اور اُس خدا کو سب طاقتوں کا مالک اور سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور خالص اُسی کے ہوجائیں اور اُسی کے حکم کے مطابق و موافق مسجدوں کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔ دنیا میں جہاں بھی جماعت کی مساجد ہیں اللہ کرے وہ گنجائش سے کم پڑنے لگ جائیں اور نمازیوں سے چھلک رہی ہوں۔ یاد رکھیں اسلام اور احمدیت کی فتح اب اِن مسجدوں کو آباد کرنے سے ہی وابستہ ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو اور مسجدوں کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کرو تا کہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم جلد از جلد اسلام اور احمدیت کی فتح کے دن دیکھ سکیں۔“

اس کے بعد عزیزہ فائزہ انیس نے ترانہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

بچیوں کے سوالات کے جواب

☆ **ایک عزیزہ نے سوال کیا کہ آجکل جو مختلف دہشتگرد دنیا میں کام کررہے ہیں کیا یہ مسلمان ہیں۔ میری یونیورسٹی میں بچیاں مجھ سے پوچھتی ہیں کہ کیا ہم بھی ایسے ہی ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے پھر بادشاہت آئے گی پھر اس سے آگے جابر بادشاہت ہوگی۔ شدّت پسند بادشاہت ہوگی۔ ایذا رساں حکومتیں ہوں گی اور اندھیرا زمانہ آئے گا۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوّت ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس آخری زمانے میں مسلمان کہلانے والے بگڑ جائیں گے۔ اسلام کی تعلیم کو بھلا بیٹھیں گے۔ جب یہ حالت ہوگی تو اس وقت مسلمانوں کو پھر سدھارنے کے لئے ان کی ہدایت اور اصلاح کے لئے امام مہدی آئے گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور ہم نے آپ کو مان لیا اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ ہی وہ مسیحؑ اور مہدیؑ ہیں جن کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ پس آپؑ نے اس بگڑی ہوئی تعلیم کو ٹھیک کیا اور غلط کاموں کی اصلاح کی۔ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا جبکہ دوسرے مسلمانوں نے قبول نہیں کیا اس لئے دوسرے مسلمانوں کی طرح ہم بگڑے ہوئے مسلمان نہیں ہیں۔ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور یہ سچّی اور حقیقی تعلیم امن وسلامتی کی تعلیم ہے۔ آجکل اسلامی جہاد کے نام پر جو لڑائی، قتل و غارت اور خونریزی کی جارہی ہے یہ ہرگز کوئی اسلامی جہاد نہیں ہے۔ جب تک تمہارے مذہب کو ختم کرنے کے لئے تم سے کوئی جنگ نہیں کررہا تو تمہیں تلوار اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج جو مخالف ہے وہ اسلام پر

میڈیا اور لٹریچر کے ذریعہ حملہ آور ہے تو ہم نے بھی اس کا جواب میڈیا کے ذریعہ اور لٹریچر کے ذریعہ دینا ہے۔ آج قلم کا جہاد ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے بتادیا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا جب یہ مسلمان بگڑ جائیں گے اور اسلامی تعلیم کو بُھلا بیٹھیں گے۔ اسلامی تعلیم تو قرآن کریم میں کھلے طور پر درج ہے، وہ تو موجود ہوگی لیکن اس کو سمجھانے والے، اس کو بتانے والے جو علماء ہیں، وہ بگڑ چکے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ کر ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔ پس ہم ہرگز ان بگڑے ہوئے مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ ہم ان میں سے ہیں جو امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے اور ہم اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے تعارف، اسلام کی امن و سلامتی کی تعلیم پر مشتمل چھوٹے چھوٹے بروشر ساتھ رکھا کرو اور جن سے بات ہو ان کو ساتھ ساتھ دے دیا کرو۔ تم اردو اور جاپانی دونوں زبانیں جانتی ہو اور یونیورسٹی، کالج میں پڑھتی ہو اس لئے جو پمفلٹس وغیرہ ہیں ان کا ترجمہ کیا کرو۔

☆ **ایک عزیزہ نے سوال کیا کہ مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب کا ترجمہ کرنا چاہتی ہوں تو میں کس کتاب کا ترجمہ کروں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں پر مبلغ انچارج ہیں، اشاعت کمیٹی ہے، ان سے پتہ کرو، کوئی چھوٹی کتاب لے لو اور ترجمہ کرو۔ وہ مجھ سے منظوری لے لیں گے اور تمہیں بتادیں گے۔ اس طرح مَیں یہاں بیٹھ کر نہیں بتاسکتا۔ ہوسکتا ہے کہ مَیں تمہیں کوئی کتاب بتاؤں اور اس کا پہلے ہی ترجمہ ہو رہا ہو۔ اس لئے لکھ کر بھیجو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے ایک صفحہ کا ترجمہ کرکے ایک نمونہ بھجواؤ۔ یہ نمونہ ربوہ جاپانی ڈیسک کو بھجوائیں گے۔ وہ اس کی کوالٹی اور معیار چیک کریں گے۔ اگر کوالٹی اچھی ہوئی تو پھر ان سے پوچھوں گا کہ کونسی کتاب کا ترجمہ کروانا ہے؟

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ ہم سکول جاتے ہیں اور حجاب لیتے ہیں۔ اپنے ٹیچرز کو لٹریچر دیتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ہمارا مذاق اڑاتے ہیں تو ہم اس کا کیا جواب دیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ مذاق اڑاتے ہیں تو اُڑانے دو۔ نبیوں کا مذاق اڑایا گیا۔ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہنستے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی خاطر اپنے رشتہ داروں کو دعوت دی اور فرمایا کہ اگر مَیں تمہیں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے لشکر ہے تو مان لوگے؟ اس پر لوگوں نے کہا: ہم ضرور مانیں گے کیونکہ آپؐ نے ہمیشہ سچ بولا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں توحید کا پیغام دیا کہ تمہارا ایک خدا ہے، تم اس ایک خدا کی عبادت کرو۔ تو اس پر لوگ بجائے قبول کرنے کے آپؐ پر ہنسنے لگے تو نبیوں کا بھی مذاق اڑایا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں ہمارے مخالفین احمدیوں پر ظلم کرتے ہوئے آگ لگا رہے ہیں، سامان جلا رہے ہیں اور مار دھاڑ کر رہے ہیں اور ساتھ مذاق اڑاتے ہیں کہ اپنے نبی کو مدد کے لئے بلالو۔ تو مذاق تو ہر جگہ اُڑایا جارہا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام جب اللہ کے حکم پر کشتی بنا رہے تھے تو آپ کے مخالفین آپ کے پاس سے گزرتے تھے اور مذاق اڑاتے تھے کہ نہ پانی ہے، نہ کوئی دریا ہے، نہ کوئی سمندر ہے اور کشتی بنائی جارہی ہے۔ تو حضرت نوحؑ نے انہیں جواب دیا کہ آج تم ہم پر ہنس رہے ہو۔ ایک دن آئے گا کہ ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ جب بالآخر الٰہی جماعتیں غالب آتی ہیں تو پھر یہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے یہی کہا کرتے ہیں کہ ہم تو ویسے ہی مذاق اڑایا کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ مذاق اڑانے والے ایک دن، سب ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں گے۔ انشاءاللہ العزیز

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ مَیں واقفۂ نَو ہوں اور ایئرپورٹ پر امیگریشن کے شعبہ میں کام کرنا چاہتی ہوں۔ کیا مَیں وہاں کام کرسکتی ہوں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ تم وقف نو ہو تو ڈاکٹر بنو، ٹیچر بنو، ریسرچ میں جاؤ، کوئی زبان سیکھو تاکہ ترجمہ کا کام کرسکو، تم بہت اچھے کام کرسکتی ہو، ایئرپورٹ پر کیا کروگی۔ پاسپورٹس پر مہریں لگاؤ گی۔ تو یہ کام کوئی میٹرک پاس بھی کرسکتا ہے۔ مہریں لگا سکتا ہے۔ تم کوئی بڑے کام کرو۔ تمہارا پڑھنے کو دل چاہتا ہے تو پھر ڈاکٹر بنو، ٹیچر بنو، پروفیسر بنو، سائنٹسٹ بنو۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ جب ہم جاپانیوں کو تبلیغ کرتے ہیں تو وہ ہم کو اچھا سمجھتے ہیں، ہماری تعلیم کو اچھا سمجھتے ہیں لیکن وہ اپنی زندگی اور اپنے کلچر کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ تمہارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ کسی کو زبردستی لے کر آنا تمہارا کام نہیں۔ دلوں کو بدلنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے صرف پیغام پہنچانا ہے۔ تم مستقل مزاجی کے ساتھ تبلیغ کرتی رہو۔ پیغام پہنچاتی رہو اور رابطہ رکھو۔ ایک وقت آتا ہے کہ خدا تعالیٰ دل کھول دیتا ہے۔ پس تم صبر، حوصلہ سے پیغام پہنچاتی رہو اور لوگوں کو اسلامی تعلیم کے بارہ میں بتاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ان لوگوں میں بھی مذہب سے لگاؤ نہیں رہا۔ بعض تو خدا کو بھی نہیں مانتے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ’’لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ‘‘ کہ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔ لیکن آگے خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ ’’اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰہِ وَالْفَتْحُ‘‘ کہ ایک دن آئے گا کہ تم کو فتح ملے گی۔ پس تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ایک جنریشن کی عمر ساٹھ، ستّر سال تو کچھ نہیں ہوتی۔ قوموں کی زندگیاں لمبی ہوتی ہیں۔ ہماری زندگیوں میں نہیں تو اگلی نسلوں کی زندگیوں میں، ان لوگوں میں تبدیلی آئے گی اور یہ قبول کریں گے۔

ابھی یہ حال ہے کہ لوگ اپنا مذہب چھوڑ رہے ہیں۔ بدھ ازم چھوڑ گئے، عیسائی عیسائیت چھوڑ گئے، عیسائی امریکہ میں اپنے چرچ بیچ رہے ہیں۔ ہم انہیں خرید کر مسجد بنا رہے ہیں۔ اب جوان کا شنٹو ازم مذہب ہے وہ یہی ہے کہ وہاں شرائن میں جاکر پیسے ڈال دو۔ نہ کوئی عبادت کرنی ہے، نہ کوئی تکلیف برداشت کرنی ہے، نہ کوئی مجاہدہ ہے۔ پس انہوں نے کئی خدا بنائے ہوئے ہیں۔ بارش کا خدا ہے، پانی کا خدا ہے، پھولوں کا خدا ہے، پہاڑوں کا خدا ہے۔ بس یہ سارا دن صبح و شام اپنے کام میں مگن ہیں۔ کسی عبادت کا کوئی تصوّر نہیں ہے۔ اپنی دنیوی زندگی میں اس طرح غرق ہیں کہ تمہاری باتیں اور تبلیغ سننے کے لئے ان کے پاس کوئی وقت نہیں ہے۔ ایسی قوموں کے لئے ایک وقت آتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو سمجھاتا ہے۔ ان کو سزا دیتا ہے تو پھر ان کا دین کی طرف رجحان ہوتا ہے۔ پس تم اپنا کام کرتی رہو۔ اس کی جزا اللہ تعالیٰ تمہیں دے گا۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور جب جاپان آتے ہیں تو ہمیں بہت مزا آتا ہے۔ اس لئے حضور کچھ وقت کے لئے جاپان آیا کریں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے ایک جاپانی دوست ڈاکٹر ساتا صاحب ہیں۔ یہ لندن آئے تھے اور ملے تھے تو ان سے دوستی ہوگئی۔ یہاں بھی شرائن کا وزٹ انہوں نے کروایا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مَیں کم ازکم ایک سال یہاں جاپان آکر رہوں۔ انہوں نے ایک سال کہا تو تم مستقل آنے کے لئے کیوں نہیں کہتی۔

☆ **ایک عزیزہ نے سوال کیا کہ جب مَیں نے اپنی ٹیچر کو بتایا کہ حضور آرہے ہیں تو مَیں نے سکول سے چھٹی کرنی ہے۔ اس پر ٹیچر نے کہا کہ حضور ضروری ہیں یا سکول ضروری ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم نے اس کو کہنا تھا کہ تمہارے گھر کوئی مہمان آتا ہے تو بھی چھٹی کرلیتی ہو یا کسی اور وجہ سے کرلیتی ہو تو مَیں نے بھی کسی وجہ سے کرلی۔

حضور انور نے فرمایا کہ سکول سے بلاوجہ رخصتیں نہیں کرنی۔ سکول ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ میرے آنے کا بہانہ کرکے رخصتیں لو اور پھر گھر میں بیٹھ رہو یا بازار میں پھرتے رہنا ہے۔ پھر یہ درست نہیں ہے۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ میرا نام حضور انور نے رکھا ہے، حضور انور کا نام کس نے رکھا تھا۔** اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے رکھا تھا۔

☆ **ایک جاپانی بچی نے عرض کیا کہ حضور انور ضرور جاپان میں رہیں۔ حضور انور کے جاپان میں قیام کرنے سے جماعت پھیلے گی۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: شکریہ۔

☆ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور کو جاپانی قوم کی کونسی بات اچھی لگی ہے؟** تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جاپانی قوم بہت محنت کرنے والی قوم ہے۔ ایٹم بم سے تباہی کے باوجود اپنے ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کردیا ہے۔ ہر قوم میں اچھی بات ہوتی ہے۔ ان کا محنت کرنا، ان کی بڑی اچھی بات ہے۔

....

بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس پانچ بج کر 50 منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا ڈیسک نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الاحد‘‘ میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

رات بھر دعا کرتے رہے

حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ بی۔ اے۔ کی روایت ہے کہ چوہدری حاکم دین صاحبؓ کی بیوی کو پہلے بچے کے وقت سخت تکلیف تھی۔ آپ رات گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے گھر گئے۔ چوکیدار سے پوچھا کہ کیا حضرت صاحب کو اس وقت مل سکتا ہوں۔ اس نے نفی میں جواب دیا۔ لیکن اندرون خانہ حضرت صاحب نے آواز سن لی اور پوچھا: ’’کون ہے؟‘‘۔ چوکیدار نے عرض کی کہ چوہدری حاکم ملازم بورڈنگ ہیں۔ فرمایا: ’’آنے دو‘‘۔ آپ اندر چلے گئے اور زچگی کی تکلیف کا ذکر کیا۔ آپ اندر جاکر ایک کھجور لے آئے اور اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور چوہدری صاحب کو دے کر فرمایا کہ یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہوجائے تو مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں بچی پیدا ہوگئی۔ چوہدری صاحب نے سمجھا کہ اب دوبارہ حضرت صاحب کو جگانا مناسب نہیں اس لئے سو رہے۔ صبح کی اذان کے وقت وہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب اس وقت وضو کر رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا، کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہوگئی تھی۔ آپؓ نے فرمایا کہ بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے۔ اگر مجھے بھی اطلاع دے دیتے تو مَیں بھی آرام سے سو رہتا۔ مَیں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا۔

(اصحاب احمد جلد ۸ صفحہ ۷۱۔۷۲۔ مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴿کینیڈا﴾

جلسہ سالانہ کینیڈا 2015ء
مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کا روح پرور ماحول۔ 17848 افراد کی جلسہ میں شرکت۔ کینیڈا کے وزیر اعظم کی جلسہ میں شمولیت اور خطاب۔ سینیٹرز، وفاقی وصوبائی وزراء، ممبران پارلیمنٹ، شہروں کے میئرز، کونسلرز، مختلف ممالک کے قونصل جنرل ودیگر اہم سیاسی وسماجی رہنماؤں کی شرکت۔ تعلیمی ایوارڈز واسناد کی تقسیم۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا 39واں جلسہ سالانہ 28 تا 30اگست 2015ء انٹرنیشنل سینٹر، ایئر پورٹ روڈ،

جمعہ وعصر کے بعد ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت کے بعد معزز مہمانوں Hon. Julian Fantino, MP اور عزت مآب وزیر اعظم Rt. Hon. Stephen Harper نے حاضرین سے خطاب کیا۔

وزیر اعظم کینیڈا Rt. Hon. Stephen Harper کا خطاب

کینیڈا کے وزیر اعظم عزت مآب اسٹیفن ہارپر نے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کا آغاز 'اسلام علیکم' سے کیا۔ تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا کہ مجھے اپنی پارلیمنٹ کے ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا میں شامل ہوتے ہوئے بہت خوشی ہورہی ہے۔ مجھے گزشتہ سالوں میں بھی کئی بار احمدی دوستوں سے ملاقات کا موقع ملا ہے، ایک یادگار تقریب 2008ء میں کیلگری میں خوبصورت مسجد بیت النور کے افتتاح کا موقع تھا جب مَیں حضور انور حضرت مرزا مسرور احمد کے ساتھ تھا، کچھ سال بعد جماعت احمدیہ کینیڈا نے بڑے تپاک سے وان کی بیت الاسلام مسجد سے ملحق ایوان طاہر میں مذہبی آزادی کے بین الاقوامی حکومتی ادارے کے افتتاح کی میزبانی کے فرائض ادا کئے۔ اور دسمبر 2014ء میں مجھے

ہیں۔ یہ دہشتگرد اپنے مذموم عزائم کے لئے اسلامی تعلیمات کو بگاڑ رہے ہیں۔ یہ دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اور دنیا کو تباہ وبرباد کررہے ہیں اور اب اِن کو روکنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

آپ نے کہا کہ مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے لئے مذہبی دل آزاری کوئی نئی بات نہیں، بلکہ یہ ایک خوفناک حقیقت ہے۔ اِسی لئے ہزاروں احمدیوں نے کینیڈا میں پناہ طلب کی اور اِسے اپنا گھر بنایا۔ لیکن پاکستان میں رہنے والے احمدیو! آپ کے دوستوں اور عزیزوں کے لئے مذہبی دل آزاری آج بھی ایک خطرہ ہے، ہماری کنزرویٹو پارٹی اِس بات کو سختی سے ردّ کرتی ہے اور مذہبی بنیادوں پر ووٹرز کی رجسٹریشن کی پُرزور مخالفت کرتی ہے۔

آپ نے کہا کہ ہم خوش نصیب ہیں کہ اِس ملک کو اپنا وطن کہہ سکتے ہیں لیکن اِس پُرامن اور ترقی یافتہ ملک میں بھی کبھی کبھار اقلیتی گروہوں کے خلاف بازگشت سننے میں آتی ہے اور گزشتہ ماہ اکتوبر میں ISIS کے اُکسانے پر تشدّد کی ظالمانہ کارروائی کا تجربہ ہمیں اپنی سرزمین پر بھی ہوا۔ جماعت احمدیہ نے فوری طور پر حقائق کو سمجھتے ہوئے اِس بہیمانہ فعل کو کلیتاً ردّ کیا اور محترم امیر صاحب کینیڈا نے فوری طور پر اِس مذموم کوشش کو اسلام کے خلاف ایک سازش قرار دیا۔ آپ کی جماعت نے خود اِس انتہا پسندی کے خلاف مہم چلائی اور بڑی دلیری سے اِس مسئلہ کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کیا اور آپ نے شہداء اور اُن کے لواحقین اور امن وانصاف کے لئے دُعائیں کیں۔ آپ نے اپنے عمل اور کردار سے کینیڈا کی عوام کے دل جیت لئے ہیں۔

وزیر اعظم نے جماعت احمدیہ کے کینیڈین معاشرہ، ثقافتی اثاثوں، مذہبی رواداری اور معاشی ترقی میں حصہ لینے

کی باقی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتی رہی۔

پہلے روز کے اجلاس میں انگریزی زبان میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔ ان تقاریر کا رواں اردو ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔

1۔ مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری یارک ریجن Rememberance of Allah۔ 2۔ مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب آٹواہ۔ Peaceful Teachings of the Holy Qur'an۔ 3۔ معزز مہمان سٹی آف ٹورانٹو کے کونسلر Mr. Jim Karygainnis- Former MP نے تقریر کی۔ آپ نے سٹی آف ٹورانٹو کے میئر Hisworship David Miller کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ 4۔ مکرم مولانا فرحان حمزہ قریشی صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا The Holy Prophet Muhammad[sa] Messenger of Peace۔

....

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز بروز ہفتہ

پہلے اجلاس میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

(1) پُرامن گھر جنت نظیر معاشرہ از مکرم شاہد منصور صاحب۔
(2) کپورتھلہ جماعت کے صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایمان افروز تذکرہ از مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا۔ (3) حالت خوف میں امن کی ضامن خلافت از مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا۔

خصوصی اجلاس

اس کے بعد ایک خصوصی اجلاس میں لبرل پارٹی آف کینیڈا کے قائد Hon. Justin Trudeau نے حاضرین سے خطاب کیا۔

وزیر اعظم کینیڈا Rt. Hon. Stephen Harper خطاب کرتے ہوئے

مسس ساگا میں اپنی تمام تر عظیم الشان روایات کے ساتھ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب، ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا نے اس کی تفصیلی رپورٹ بھجوائی ہے۔ اس کے مطابق 19 ممالک سے آنے والے 707 مہمانوں سمیت اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد 17 ہزار 848 رہی جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 14 ہزار 705 تھی۔

امسال جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع ''امن'' تھا۔ 13 جیّد علماء اور محققین نے قرآن کریم، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر امن وسلامتی، ذکر الٰہی، پُرامن گھر جنت نظیر معاشرہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت کا بابرکت نظام۔ حالت خوف میں امن کی ضامن خلافت، توہین مذہب اور آزادیٔ تقریر، بین الاقوامی امن کے لئے اسلام کا لائحہ عمل اور بعض دیگر موضوعات پر اردو اور انگریزی میں پُراز معلومات اور ایمان افروز تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ پہلے روز نماز

ہیومینٹی فرسٹ کے عطیات جمع کرنے کے عشائیہ میں شامل ہونے کا موقع ملا جو آپ نے آفت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے منعقد کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہیومینٹی فرسٹ نہ صرف اسلام کی بہترین تعلیمات پر عمل کرتی ہے بلکہ سچی کینیڈین اقدار کا نمونہ بھی پیش کرتی ہیں۔

آپ نے کہا کہ آج دنیا کی تین چوتھائی آبادی ایسے ملکوں میں رہتی ہے جہاں مذہبی آزادی محض ایک خواب ہے۔ جہاں مذہبی رسوم ادا کرنے کے حقوق کو کھلم کھلا پامال کیا جاتا ہے اور اِس کی شدت میں اضافہ ہورہا ہے، دوسال پہلے ہماری کنزرویٹو حکومت نے جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے مذہبی رواداری کے فروغ اور جہاں تک ممکن تھا متاثرین کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کے لئے مذہبی آزادی کا ایک ادارہ تشکیل دیا۔

آپ نے کہا کہ چند روز پہلے ہی ISIS نے ایک قدیم عبادتگاہ کو مسمار کرنے کا اعلان کیا۔ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ وہ معصوم بچوں اور عورتوں کی گردن زنی اور بڑی تعداد میں مخصوص مذہبی اقلیتوں کا قتل عام کررہے ہیں۔ اِسی طرح ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ اُن کی مساجد پر بمباری کررہے

کی تعریف کی۔ Love for all Hatred for none کے بینر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اِن سب سے بڑھ کر ساری دنیا میں انتہائی مشکلات جھیلنے کے باوجود آپ کا ہم آہنگی اور صبر کی تعلیم کا عقیدہ ہے جو روحوں کو جگاتا ہے۔ آپ کے لئے یہ صرف ایک نعرہ نہیں ہے بلکہ آپ کی زندگی کا حصہ ہے۔

وزیر اعظم نے آخر میں ایک بار پھر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ آخر میں کچھ فقرات فرنچ میں بھی کہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا نے عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا کا شکریہ ادا کیا۔

....

اس جلسہ کے چار اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام میں سے چند اشعار ترنم سے پیش کئے جاتے رہے۔

مستورات کے دو علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس دوسرے روز سہ پہر اور دوسرا اجلاس تیسرے روز صبح ہوا۔ ان دو اجلاسوں میں کُل پانچ تقاریر ہوئیں۔ جلسہ سالانہ

قائد لبرل پارٹی آف کینیڈا Hon.Justin Trudeau کا خطاب

آپ نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ میں مدعو کرنے کا شکریہ ادا کیا اور اتنے بڑے پیمانے پر انتظامات، حاضرین کی آمد اور اہمیت کے لئے محترم امیر صاحب کینیڈا کو مبارکباد پیش کی۔ اور کہا کہ آپ کی دوستی، شفقت اور گرمجوشی کے جذبات ہر بار میرا دل موہ لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی مدد سے میں آئندہ سال وزیر اعظم کی حیثیت سے اِس جلسہ میں شرکت کروں گا، انشاء اللہ۔ [یاد رہے کہ یہ تقریر موصوف نے ملکی انتخاب سے قبل کی تھی اور انتخابات کے بعد موصوف وزیر اعظم منتخب ہوئے (مرتب)]

آپ نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ احمدیہ جماعت بھی کینیڈا کے اقدار کی حامی ہے جیسا کہ آپ نے بجا طور پر کہا ہے Love for all Hatred for none۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کینیڈا تشریف لائے تھے تو اُنہوں نے فرمایا تھا کہ میری دُعا ہے کہ کینیڈا دنیا بن جائے اور دنیا کینیڈا بن جائے۔ آج ہم سب اِس پر اتفاق کرسکتے ہیں۔

عزت مآب جسٹن ٹروڈو نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ

لبرل پارٹی نے سب سے پہلے حجاب ،نقاب یا برقعہ کے خلاف چلنے والی تحریک کی مخالفت کی تھی کیونکہ چارٹر آف رائٹس اینڈ فریڈم اِس کی ضمانت دیتا ہے۔

آپ نے کہا کہ جیسا کہ حضرت مرزا مسرور احمد فرماتے ہیں کہ احمدیت باہمی احترام سکھاتی ہے، میں اِس جماعت سے تعلق اور رشتے کی وجہ سے جانتا ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی اقدار کو حقیقی کینیڈین اقدار قرار دیتے ہوئے کینیڈا کے لئے جماعتی خدمات کو سراہا۔خطاب کے آخر میں تمام حاضرین جلسہ کے لئے نیک خواہشات کی دُعا کی اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد جلسہ کی دیگر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

(4) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالفین اور معاندین کی ایذا رسانیوں پر ردِّ عمل کے عنوان پر مکرم مولانا سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے تقریر کی۔

خصوصی اجلاس

ہفتہ کے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں کو بطور خاص مدعو کیا جاتا ہے۔ اِس اجلاس میں 60 سے زائد معززین اور 500 سے زائد مہمان شامل ہوئے۔ یہ اجلاس شام چار بجے شروع ہوا۔

تقریب تعلیمی ایوارڈ و اسناد

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے اس خصوصی اجلاس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی روایت کے مطابق تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 32 طلباء کو محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

چوتھا سالانہ سر ظفر اللہ خاںؓ ایوارڈ

آج سے چار سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے کینیڈا جماعت میں سر محمد ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔

یہ ایوارڈ عوامی اداروں میں نمایاں انسانی ہمدردی کی خدمات بجالانے والی شخصیات کو گذشتہ چار سالوں سے دیا جارہا ہے۔اس سال یہ ایوارڈ Honourable Irwin Cotler کو دیا گیا۔

Hon. Irwin Cotler کا خطاب

آنریبل کوٹلر نے اس موقع پر اپنے مختصر ایڈریس میں کہا کہ مجھے اِس جلسہ میں شامل ہوکر بہت خوشی ہورہی ہے۔ میں سر ظفر اللہ خاں ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے جذباتی طور پر بہت متاثر ہوں اور عجز محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحبؓ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے اِس عظیم دانشور کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں جو عالمی امن کے علمبردار تھے۔وہ ایک ممتاز جج، نمایاں سفارت کار اور عالمی سطح پر صف اوّل کی شخصیت تھے۔آپ نے فرمایا کہ سر ظفر اللہ خاں پاکستان کے بانی سیاست دانوں میں سے تھے۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے۔ درحقیقت وہ پہلے مسلمان اور ایشیائی تھے جنہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس دونوں کا صدر ہونے کا اعزاز حاصل ہو۔وہ امن وانصاف کے قیام کے لئے احمدیہ جماعت اور ہم سب جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کے لئے ایک حوصلہ افزا ’رول ماڈل‘ ہیں۔ ’محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نہیں‘ کی روح سے میں آپ سب کو السلام علیکم کہتا ہوں۔

معزز مہمانوں کے خطابات

جلسہ سالانہ کے موقع پر سینٹر، وفاقی وصوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین ، شہروں کے میئر، کونسلرز، مختلف ممالک کے قونصل جنرل، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور

قائد لبرل پارٹی آف کینیڈا Hon.Justin Trudeau جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے

دانشوروں نے بھی شرکت کی اور ان میں سے بعض مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت کے کاموں، امن و سلامتی، صلح وآشتی، اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

اس اجلاس میں سیکرٹری امور خارجیہ نے معزز مہمانوں کا مختصر تعارف کروایا۔

حکومت کینیڈا کی تیسری بڑی سیاسی نیو ڈیموکریٹک پارٹی NDP،صوبہ اونٹاریو کی لیڈر اور ممبر صوبائی اسمبلی عزت مآب اینڈریا ہاروتھ Hon. Andrea Horwath کا خطاب۔عزت مآب اینڈریا، ہملٹن سنٹر کی طرف سے اونٹاریو کی صوبائی اسمبلی کی ممبر ہیں۔2009ء میں آپ اپنی پارٹی کی پہلی خاتون لیڈر منتخب ہوئیں۔آپ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ ہماری پارٹی اونٹاریو اور کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر جلسہ سالانہ کی خوشیوں میں شامل ہے۔ یہ جلسہ بہت کچھ سیکھنے سکھانے، خیالات کے تبادلے اور عبادات کا موقع ہے۔ یہ اِس لئے بھی اہم ہے کہ آپ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے تقویت حاصل کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ اسلام اخلاقیات کا مذہب ہے۔رشتوں کا مذہب ہے۔کشادہ دلی کا مذہب ہے اور درحقیقت یہ امن کا مذہب ہے۔ آیئے! ہم سب اِن اقدار کو اپنے سینوں سے لگائیں۔ اپنے خطاب کے آخر میں انہوں نے محترم امیر صاحب کو جلسہ سالانہ کی کامیابی کے اعتراف میں ایک سرٹیفکیٹ بھی پیش کیا۔

اکثر معزز مہمانوں کے تقاریر کے بعد ایم ٹی اے کے سٹوڈیو میں انٹرویوز ریکارڈ کئے گئے۔ رات کو پانچ سو سے زائد خصوصی مہمانوں کے اعزاز میں شاندار عشائیہ پیش کیا گیا۔

....

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد تین تقاریر انگریزی زبان میں ہوئیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ پہلی تقریر مکرم مولانا اعزاز احمد خاں صاحب نے Islam's Response to the Rise of Global Terrorist Organizations کے عنوان پر کی۔ 2۔مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب، مشنری آٹواہ کی تقریر کا عنوان تھا Is Freedom of Speech and Freedom of Religion Compatible?۔ 3۔اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ Roadmap to True World Peace۔

آخری اور چوتھا اجلاس

اس اجلاس میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

1 ۔ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیل ریجن کی تقریر کا عنوان تھا Spending in the Way of Allah۔ 2 ۔ مکرم صبیح ناصر صاحب، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا کی تقریر کا عنوان تھا Tahrikat of Hazrat Khalifatul-Masih V (aa) and our Responsibilities۔ 3 ۔معزز مہمان Mrs. Ava Hill Chief Six Nations of Grand River نے بھی تقریر کی۔

تقریب علمِ انعامی واسناد

جلسہ سالانہ کے آخری دن حسب روایت جماعت احمدیہ کینیڈا کی ذیلی تنظیموں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ کی 2013-2014ء کی حسن کارکردگی کی بنا پر علمِ انعامی اور اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔

تقریب تقسیم اسناد حفظ القرآن سکول

امسال دس بچوں نے قرآن کریم ناظرہ مکمل حفظ کیا۔محترم امیر صاحب نے ان بچوں کو اسناد عطا فرمائیں۔

4 ۔ ان تقریبات کے بعد First Nation of Canada کے چیف معزز مہمان Mr. Isadore Day Chief of the Ontario Regional Council نے تقریر کی۔ اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا Blessings of Being Grateful to Allah۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے جلسہ گاہ میں زیادہ تر تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے ہی نشر ہوئیں۔ مستورات کی حاضری 8,219 تھی۔

29 اگست 2015ء بروز ہفتہ تیسرے اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں ۔ پہلی تقریر محترمہ عطیہ چوہدری صاحبہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ God or No God ? - A Rational Approach دوسری تقریر محترمہ امۃ النور داؤد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی ۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ۔ Istighfar - A Spiritual Remedy۔ 30 اگست 2015ء بروز اتوار چوتھے اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں ۔تمام تقاریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ انگریزی سے اردو میں پیش کیا جاتا رہا۔ پہلی تقریر محترمہ منزہ خاں صاحبہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ۔ Holy Prophet's Communication with God۔ دوسری تقریر محترمہ نگہت محمود صاحبہ، سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی ۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ۔ Khilafat - A Guiding Light in Today's world اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ، سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی ۔ آپ کی اردو تقریر کا عنوان تھا۔ ’’حوا کی بیٹیاں اور جنت بے نظیر‘‘

تقریب تعلیمی ایوارڈ

ان تقاریر کے بعد جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق خواتین کی جلسہ گاہ میں تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 22 طالبات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

جلسہ سالانہ کی باقی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر ہوتی رہی۔ جلسہ کی تمام تقاریر کے انگریزی سے اُردو اور اُردو سے انگریزی زبان میں رواں ترجمہ کی سہولت موجود تھی۔

☆...... جلسہ سالانہ کی کارروائی کینیڈین میڈیا کے بعض اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کی اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی جلسے کی چند جھلکیاں دکھائیں۔

☆......☆......☆

خلیفۂ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’ آپ سے مَیں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفۂ وقت کے یہ خطبات جو اس دَور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور اُمّت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہورہے ہیں اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفۂ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی......ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے‘‘۔ (خطبات طاہر جلد دہم صفحہ 470)

بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ......از صفحہ نمبر 20

پھیلاتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ قول کے لحاظ سے سب سے احسن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ عملِ صالح کرتا ہے اور پھر یہ اعلان کرتا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس یہ بہترین مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک مسلمان کے لئے دی ہے۔ ایک مومن کی خصوصیات کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ لیکن وہ جنہوں نے زندگی وقف کی ہو، جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے، ان کو پھیلانے، ان کی تبلیغ کرنے پر خرچ کرنا ہے انہیں اس مثال کو خاص طور پر اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنانا چاہئے۔

آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ مَیں تمام عمر خدا تعالیٰ کے دین کے لئے، تعلیم کے پھیلانے اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف رکھوں گا۔ یہ کوئی چھوٹا سا عہد نہیں ہے۔ یہ معمولی عہد نہیں ہے۔ آپ لوگ اب صاحبِ علم کہلانے والے ہیں۔ رپورٹ میں بھی پیش کیا گیا۔ آپ لوگوں نے ترجمہ قرآن بھی پڑھا اور تفسیریں بھی پڑھیں۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ عہد کی کیا اہمیت ہے؟ اور ہر عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہ عہد جو خاص طور پر خدا تعالیٰ سے آپ نے کیا ہے اس کے بارے میں تو آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ پوچھا جانے کا خوف ہر وقت طاری رہنا چاہئے اور اس کی ادائیگی کے لئے ہر وہ کوشش جو انسان کے بس میں ہے، جو ممکن ہے وہ کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اس طرف بہت توجہ دیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ یہ عہد اس وقت تک نہ نبھایا جا سکتا ہے جب تک اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے عمل کو ہر لمحہ پرکھنے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اور پھر اس عہد کی تکمیل اُس وقت ہوگی جب آپ میں، ہر ایک میں یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگوں نے اسلام کی تعلیم کا کامل نمونہ بننا ہے۔ اور نمونہ بنے بغیر نہ آپ کسی کی تربیت کر سکتے ہیں اور نہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ پس اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ ان اعمال کی فہرست بنانی ہوگی۔ ان اوامر اور نواہی کی فہرست بنانی ہوگی جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔ اپنی دینی حالت کی درستگی کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اب یہ نہیں ہوگا کہ نماز میں اگر سستی ہوگئی، نوافل میں اگر سستی ہوگئی تو کوئی حرج نہیں۔

ایک مربی کو، ایک مبلغ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا کوئی کام، اوّل تو کسی کا بھی نہیں ہوسکتا، لیکن آپ کے کام جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتے۔ نہ آپ کی تربیت میں کوئی اثر ہوسکتا ہے، نہ آپ کی تبلیغ میں کوئی اثر ہوسکتا ہے جب تک کہ آپ کی توجہ نوافل کی طرف نہیں ہوتی۔ دعاؤں کی طرف نہیں ہوتی، نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف نہیں ہوتی۔ پس جہاں تربیت کے لئے آپ کو جہاں بھی آپ متعین ہوں اپنے یہ نمونے پیش کرنے ہیں کہ پانچ وقت کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے، وہاں دعا کے ذریعے سے (بھی کام لینا ہے)۔ یہ چیز ظاہر تو نہیں ہوتی۔ نمازیں پانچ وقت کی ادائیگی ہے وہ لوگوں کو نظر آ رہی ہے۔ لگ رہا ہے کہ مربی صاحب آئے ہیں، مسجد میں آئے ہیں یا سنٹر میں آئے ہیں اور نماز باجماعت ہو رہی ہے۔ لیکن نوافل ایسی چیز ہے جس کا علم خالصتاً اللہ تعالیٰ کو ہے یا پھر شادی کے بعد آپ کی بیویوں کو ہوتا ہے یا گھر والوں کو علم ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ عبادت ایسی ہے جو مخفی عبادت ہے۔ اس لحاظ سے کہ لوگوں کے سامنے نہیں ادا کی جا رہی۔ لیکن اس کی اہمیت بے انتہا ہے۔ فرائض کی کمی کو نوافل سے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور انسان کس طرح یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس نے ہر قسم کے فرائض ادا کر دیے ہیں۔ جب یہ دعویٰ ہی نہیں کہ فرائض ادا کر دیے اور خاص طور پر وہ فرائض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور پھر وہ فرائض جن کا معیار ایک جگہ پر قائم نہیں رہتا بلکہ ہر لمحہ اور ہر دن انسان کی علمی اور روحانی ترقی کے ساتھ وہ معیار بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی علم نہیں کہ آیا وہ معیار بڑھا بھی ہے کہ نہیں تو اس کے لیے کس قدر دعاؤں کی ضرورت ہے اور وہ دعائیں صرف اللہ تعالیٰ کے حضور خالص ہوتے ہوئے، اس کے آگے جھکتے ہوئے، اپنے دن اور رات اس کی طرف توجہ رکھتے ہوئے ہی انسان کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ جو کمیاں رہ گئی ہیں وہ پوری ہو جائیں۔

پھر ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ مربی اور مبلغ کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ جو نصیحت کر رہے ہیں، جو تقریر آپ کر رہے ہیں، خطبے میں آپ لوگوں کو جو سمجھا رہے ہیں (اس کے حوالہ سے) اپنے بھی جائزے لیتے رہیں کہ کیا مَیں اس پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا ہوں۔ جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جب یہ ہوگا تو بات میں اثر بھی ہوگا۔ لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ پہلے جیسا میں نے کہا آپ کی بعض باتوں سے ایک طالب علم سمجھ کے صَرفِ نظر ہو جاتا تھا۔ لیکن اب لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے اور آپ کے نمونے سے کسی کی اصلاح بھی ہوسکتی ہے اور ٹھوکر بھی لگ سکتی ہے۔ پس لوگوں کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے، افرادِ جماعت کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے، جماعت کے ہر طبقے کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے اپنے نمونے ایسے رکھیں کہ کسی کی آپ پر انگلی نہ اٹھے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ مربی صاحب یا ہمارے فلاں مبلغ کے فلاں عمل میں یہ کمزوری ہے یا کمی ہے جس کی وجہ سے فلاں کو ٹھوکر لگی ہے یا مجھے ٹھوکر لگی ہے یا میرے دل میں بعض باتوں کے بارے میں انقباض پیدا ہوا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ لوگ آپ کے ہر قول وفعل کو بہت گہری نظر سے دیکھتے ہیں اور دیکھیں گے۔ اس لئے اپنے نمونے قائم کرنے کی کوشش کریں۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ جامعہ احمدیہ جرمنی سے پاس ہونے والی یہ پہلی کلاس ہیں۔ اس لحاظ سے بھی لوگوں کی نظر آپ پر ہوگی کہ یہ پہلی کلاس فارغ ہوئی ہے دیکھیں کہ یہ میدانِ عمل میں کس طرح کام کرتے ہیں؟ کیا ان کی ٹریننگ ہے؟ کیا ان کا علم ہے؟ کیا ان کی تربیت ہے؟ اور پھر آپ کی حالت کو دیکھ کر جماعت پہ تو حرف آتا ہی ہے اس سے پہلے آپ کی انتظامیہ پر بھی حرف آئے گا۔ پس یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں استاد کی عزّت کا سوال ہے ایک ذمہ داری آپ کی بھی یہ ہے کہ اپنے استادوں کی عزت کو قائم رکھنے کے لئے اب آپ نے میدانِ عمل میں بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ ورنہ لوگ یہی کہیں گے کہ یہ طلباء جو نکلے ہیں، یہ لاٹ جو نکلی ہے ان کی یہ تربیت ہے یا یہ حالت ہے۔ اگر کوئی برائی اور کمی اور کمزوری ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کے پڑھانے والے بھی ایسے ہی ہوں گے۔ جو انتظامیہ ہے وہ بھی ایسی ہوگی۔ جو جماعتی نظام ہے وہ بھی کمزور ہی ہوگا تبھی یہ لوگ کمزور حالت میں نکلے ہیں۔ پس ہر لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو آپ کو دیکھنا ہوگا، پرکھنا ہوگا، سوچنا ہوگا۔

پھر اسی طرح جو آپ کے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لئے بھی آپ نے مثال قائم کرنی ہے، نمونے قائم کرنے ہیں۔ گویا کہ پہلی کلاس ہر لحاظ سے جسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ Trend Setter، وہ ہوتی ہے۔ آپ نے ہی رجحانوں کو متعیّن کرنا ہے۔ آپ نے ہی پچھلوں کو بھی راستے دکھانے ہیں اور وہ نمونے قائم کرنے ہیں جس سے پیچھے آنے والی کلاسیں جو ہیں وہ بھی یہ معیار قائم کریں کہ ہماری پہلی کلاس باوجود بہت ساری مشکلات میں سے گزرنے کے، باوجود بہت ساری سہولیات کی کمی کے ایک اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے نکلی ہے اور انہوں نے میدانِ عمل میں بھی اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اور اب ہم نے بھی ان سے بڑھ کر اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں یا کم از کم ان کے برابر قائم کرنے ہیں۔ پس ایک نسل کے بعد دوسری نسل یا ایک کلاس کے بعد دوسری کلاس ان معیاروں کو دیکھے گی اور آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی تبھی وہ معیار قائم ہو سکتے ہیں جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی ہے۔ جن کی توقع مبلغین اور مربیان سے کی جا سکتی ہے۔ ورنہ آگے بڑھنے کی بجائے ترقیٔ معکوس ہو جاتی ہے۔ پچھلی طرف جانا شروع ہو جاتے ہیں اور معیار گرتے چلے جاتے ہیں۔

ابھی رپورٹ میں انہوں نے مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ کا بتایا ان کے کیا معیار تھے؟ علم و معرفت میں بڑھے ہوئے تھے۔ عاجزی اور انکساری میں بڑھے ہوئے تھے۔ وفا میں بڑھے ہوئے تھے۔ پس یہ نمونے ہمیں قائم کرنے ہوں گے تبھی ہم اپنے اُس معیار کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ تبھی اپنے اُس مقام کو قائم رکھ سکتے ہیں جس مقام پر اللہ اور اس کا رسول ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس مقام کو حاصل کرنے کے لیے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ پس ان چیزوں کو یاد رکھیں۔

پھر ایک اور اہم بات ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ علم تو مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ تک انسان حاصل کرتا ہے۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے جو کچھ جامعہ میں پڑھ لیا وہ کافی ہے۔ اس علم میں آپ نے اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔ یہ جامعہ میں پڑھنا آپ کے علم کی انتہا نہیں ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ مختلف جامعات میں یہ کہہ چکا ہوں شاید آپ کو بھی کہا ہو کہ یہ سات سال تو آپ کو یہ ٹریننگ دی گئی ہے کہ پڑھنے کے طریق کیا ہیں؟ کس طرح آپ نے پڑھنا ہے؟ کس طرح آپ نے علم میں اضافہ کرنا ہے؟ کن کن مضامین میں دلچسپی پیدا کرنی ہے؟ کون کون سے مضامین ہیں جو آپ کی تربیت میں آپ کے کام آ سکتے ہیں؟ کون سے مضامین ہیں جو آپ کی تبلیغ میں آپ کے کام آ سکتے ہیں؟ قرآن کریم تو بہرحال ایک ایسی کتاب ہے جو تربیت کے لئے بھی، اصلاحِ نفس کے لئے بھی، اپنی اصلاح کے لئے بھی، دوسروں کی اصلاح کے لئے بھی، اپنی تربیت کے لئے بھی، دوسروں کی تربیت کے لئے بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح تبلیغ کے لئے ہے۔ تبلیغ کے لیے ہر میدان میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مضامین بیان فرمائے ہیں۔ ہر مضمون کے مضامین بیان فرمائے ہیں جس میں آپ اگر بڑھنے کی کوشش کرتے رہے تو ہر میدان میں آپ کی کامیابیاں ہیں۔ ترقی کرنے والے ہیں۔ پس اس طرف بھی توجہ دیں۔

پھر آج کل دنیا کی نظر اسلام پر بہت زیادہ ہے۔ سوال کئے جاتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اسلام کیا کہتا ہے؟ شدت پسندی جس کا بعض مسلمان گروہوں کی طرف سے بلکہ اکثر مسلمان گروہوں کی طرف سے اظہار ہو رہا ہے، دنیا یہی سمجھتی ہے کہ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ آپ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ آپ نے ان شدت پسند گروہوں کے ردّ کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کو ہی واضح کر کے دنیا کو بتانا ہے۔ آج کل تو دنیا کے سامنے صرف اسلام کا جو نمونہ ہے وہ شدّت پسندوں کا نمونہ ہے۔ آپ نے اس کے پیار اور محبت کے نمونے کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور اس کے لئے پھر آپ کو دینی علم کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔

آپ کو علم ہونا چاہئے کہ آپ کے ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ جہاں بھی آپ متعیّن ہیں، ضروری نہیں کہ آپ جرمنی سے فارغ ہوئے ہیں، جرمنی میں ہی رہ جائیں۔ جہاں بھی متعیّن ہوں گے وہاں کے ملکی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے۔ دنیاوی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے؟ اور اس کا حل کیا ہے؟ بہت سے بلکہ اکثریت ہی سوالات ہیں جن کا حل جب آپ قرآن کریم پڑھیں گے، اس میں سے تلاش کریں گے تو قرآن کریم میں سے حل ملتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں سے آپ کی احادیث میں سے حل ملتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں وہ حل موجود ہے۔ تو یہ تلاش کریں اور پھر اسی طرح جو موجودہ حالات ہیں، جو دنیا کے حالات ہیں آپ ان میں اپنے علم میں اضافہ کرتے چلے جائیں۔ اس کے بارے میں ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مہیّا کردہ جو لٹریچر ہے، تقاریر ہیں، خطبات ہیں، ان میں کافی موضوعات ایسے مل جاتے ہیں جن کو اگر آپ پڑھیں تو آپ کو ایک آئیڈیا مل جاتا ہے۔ ایک تصوّر نہیں بلکہ ایک بنیادی ڈھانچہ مل جاتا ہے کہ یہ سوال اس طرح حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک طریق کار وضع کرنے کا آپ کو اصول مل جاتا ہے۔ ان اصولوں پہ چل کے پھر آگے آپ اس بات کو موجودہ حالات کے مطابق پھیلا بھی سکتے ہیں۔ اس لئے اس کو پڑھنے کی بہت کوشش کریں۔

پھر جیسا کہ میں نے آیت پڑھی تھی۔ آیت میں ہے کہ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ جو تلاوت کی گئی اس میں بھی یہی لفظ استعمال ہوا تھا۔ جب تک آپ میں کامل فرمانبرداری نہیں ہوگی، نہ آپ کے علم میں ترقی ہوسکتی ہے۔ نہ آپ کی عقل میں ترقی ہوسکتی ہے۔ نہ آپ کو باتیں کرنے کا سلیقہ آ سکتا ہے۔ بلکہ اس کے الٹ ہوگا۔ تکبر بھی پیدا ہوگا اور علم سے دُوری بھی ہوگی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ کامل فرمانبرداری شاید علم کو روکنے کا باعث ہے۔ حالانکہ کامل فرمانبرداری کا جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے حکموں کی تلاش کرو۔ رسول کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے رسول کے حکموں کی تلاش کرو۔ یہی چیزیں آپ کو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی طرف متوجہ کریں گی۔ پھر خلفاء کی باتوں کی طرف توجہ دیں کہ کیا کہا؟ اور خلیفۂ وقت کیا کہہ رہا ہے؟ اور جب یہ کامل اطاعت ہوگی تو آپ کی علم و معرفت بھی بڑھے گی ورنہ تکبر ہے۔

کامل فرمانبردار کون ہوتے ہیں؟ جیسا کہ مَیں نے کہا، وہی جو اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں۔ رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں۔ خلافت کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اور درجہ بدرجہ جو بھی اولی الامر ہے اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اگر اطاعت نہیں، فرمانبرداری نہیں تو پھر آپ کی نہ تربیت نتیجہ خیز ہوسکتی ہے، نہ تبلیغ نتیجہ خیز ہوسکتی ہے۔ ہر ایک کا قبلہ اپنا اپنا

ہو گا۔ اور جب قبلے مختلف ہو جائیں تو اِکائی نہیں رہتی، وحدت نہیں رہتی۔ اور جب وحدت نہیں رہتی تو پھر نہ ہی کسی کام میں برکت پڑتی ہے، نہ ہی اُس کام کے نیک نتائج نکل سکتے ہیں۔

پس یہ جو بعض لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ شاید اطاعت ہمیں علم سے محروم کر رہی ہے، اطاعت ہمیں سوچ سے محروم کر رہی ہے، اطاعت ہمیں آگے بڑھنے سے محروم کر رہی ہے، یہ غلط ہے۔ اطاعت سے ہی یہ ساری چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور صرف اپنے لیے نہیں بلکہ لوگوں کو بھی آپ آگے بڑھاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے تو یہی فرمایا ہے ناں کہ اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ کس بارے میں؟ کہ ان احکامات کی تلاش کرو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (البقرة:149)۔ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ نیکیوں میں آگے بڑھو سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ جب تک تم آگے بڑھ رہے ہو تو پھر اپنے ساتھ ان کے بھی ہاتھ پکڑو جو پیچھے تمہارے ساتھی ہیں۔ ایک سیڑھی پر تم چڑھ رہے ہو، قدم رکھا ہے تو دوسرا تمہارا کمزور بھائی ہے اس کا ہاتھ پکڑو، اس کو بھی کھینچ کر اوپر لاؤ۔ اب یہ اطاعت، اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت آپ نے کی۔ اس کی وجہ سے جہاں اپنے آپ کو نیکیوں میں بڑھایا وہاں اپنے بھائی کو بھی نیکیوں میں بڑھایا۔ گویا کہ ایک chain ہے جو اس مضمون کو صحیح طرح سمجھنے سے بنتی ہے اور پھر ایک جماعت کی وحدت اور اِکائی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھیں۔ مختصراً مَیں بعض باتیں بتا رہا ہوں۔ ان پر غور کریں اور دیکھیں کہ کس طرح آپ نے اپنی زندگیوں کو سنوارنا ہے اور دوسروں کی زندگیوں کو سنوارنا ہے؟

کامل فرمانبرداری، کامل اطاعت ماحول میں، معاشرے میں امن بھی پیدا کرتی ہے۔ تحفظ بھی مہیا کرتی ہے۔ اپنی غلطیوں کی طرف نشاندہی بھی کرواتی ہے۔ دوسروں کے الزامات سے بھی بچاتی ہے۔ کامل اطاعت اگر آپ کر رہے ہوں اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (النساء: 60) پر چل رہے ہوں، اولی الامر کی طرف دیکھ رہے ہوں تو بہت سارے فسادوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ بہت سارے جھگڑوں سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ آپ کو علم حاصل کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ آپ کی سوچوں پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ قرآن کریم پر غور کرو، فکر کرو، تدبّر کرو۔ رسولؐ نے بھی یہی فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا۔ لیکن تدبّر کرنے سے یہ مراد نہیں کہ جب آپ کے نزدیک کوئی بھی نکتہ جو آپ نے نکالا، کوئی ذوقی نکتہ ہے تو وہی حرفِ آخر ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں تو خلافت کا ایک خوبصورت نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا کیا ہوا ہے کہ اپنے نکتے نکال کے خلیفۂ وقت کو پیش کر سکتے ہیں اور پھر ان پہ اپنی بنیاد رکھ کر اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں اور دوسروں کو اس علم سے فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں۔

جس طرح آج آپ اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہوئے ڈائری میں باتیں نوٹ کر رہے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کے خطبات یا کوئی بھی باتیں ہوں ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں، ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔ بہت سارے مربّیان ہیں جو مثلاً خطبات نوٹ کرتے ہیں اور پھر اپنی رپورٹس میں ذکر کرتے ہیں کہ سارا ہفتہ انہوں نے جو بھی درس دیے ان میں ان خطبات میں سے کوئی نہ کوئی نکتہ وہ بیان کرتے رہتے ہیں۔ پھر اگلے ہفتے کوئی اور نکات مل جاتے ہیں تو ان نکات سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ دہراتے ہیں تو جماعت کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پس تربیت میں بھی ایک اِکائی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وحدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے نظام کے ذریعہ سے عطا فرمائی ہے اور اس کی حفاظت کرنا اور اس کی حفاظت کے لئے اوّل درجے پر اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دینا یہ تمام مربیان اور مبلغین کا فرض ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جو خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خلیفۂ وقت کی آواز کو آگے پہنچانا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی آپ کو ہر بات کو نوٹ کر کے جب اس کو آگے پہنچانا ہے تو ظاہر ہے جب آگے پہنچانا ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کہیں کہ آگے پہنچادو۔ ایک ڈاکیہ کا کام آپ نے نہیں کرنا۔ اس پیغام کو خود سمجھنا ہے، اپنے اوپر لاگو کرنا ہے اور پھر پہنچانا ہے۔ تبھی آپ کو بھی فائدہ ہوگا اور جن کو آئندہ پہنچا رہے ہیں ان کو بھی فائدہ ہوگا۔ اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہو۔ اگر اپنی عقلوں کو اس سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کی فہرست میں سے نکل جائیں گے۔ اس لئے حدیں مقرر کرنی ہوتی ہیں۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ آزادیٔ رائے کی بہت بڑی اہمیت ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاں آزادیٔ رائے دنیا کے امن اور سکون کو برباد کر رہی ہے وہاں اس کو حد لگا دو۔ پس اس لحاظ سے دینی تعلیم میں بھی ہمیں اپنی عقل اور اپنے نظریات کو وہاں حد لگا دینی پڑے گی جہاں خلیفۂ وقت نے بعض فیصلے کر دیے ہیں۔ تبھی آپ امن میں رہ سکتے ہیں۔ تبھی آپ کو سلامتی ملے گی۔ تبھی آپ کو تحفظ ملے گا۔

باقی جہاں تک علم ہے مَیں کئی دفعہ یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ علم کے لحاظ سے شاید بعض غیر احمدی مولوی ہمارے علماء سے بعض باتوں میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے علم میں برکت نہیں ہے۔ ان کا علم بے فائدہ ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے علم نے ان کو اطاعت سے باہر کر دیا۔ ان کو علم نے یہ نہیں بتایا کہ نظام کی کیا اہمیت ہے؟ جب انسان ایک نظام سے باہر نکلتا ہے تو پھر وہاں علم فائدہ دینے کے بجائے نقصان دینے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے عملِ صالح کی طرف بھی توجہ دلائی۔

عملِ صالح کیا ہے؟ عملِ صالح یہ ہے کہ ہر کام اس کے صحیح مقام کو سمجھتے ہوئے کیا جائے۔ ہر کام کو صحیح جگہ پر کیا جائے اور صحیح وقت پر کیا جائے۔ بظاہر بعض نیک کام ہیں لیکن اگر وہ صحیح وقت پر نہیں ہو رہے۔ اور ان کے نیک نتائج حاصل نہیں ہو رہے تو عملِ صالح نہیں رہے گا۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اپنے علم کو ہمیشہ عملِ صالح کے تابع رکھیں۔ یہ بھی بہت ضروری ہے۔

پھر یہ یاد رکھیں کہ آپ کے سپرد نظام کی حفاظت بھی ہے اور نظام کی حفاظت کے لئے تو سب سے بڑھ کر خود آپ کو نظام کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اور نظام کی حفاظت کے لئے بات پھر وہیں لَوٹتی ہے کہ پھر آپ کو اطاعت کے بھی بڑے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اگر آپ لوگ نظام کی حفاظت نہیں کریں گے تو دوسروں کو نظام کی حفاظت کی تلقین بھی نہیں کر سکتے۔ اختلافات ضرور ہوتے ہیں لیکن ان اختلافات کو نظام میں دراڑیں ڈالنے کی وجہ نہیں بنا لینی چاہئے۔ ان اختلافات کو اطاعت سے باہر نکلنے کا ذریعہ نہ بنا لیں۔ بلکہ جو بھی اولوالامر ہے اس تک اپنا اختلاف پہنچا دیں۔ نہیں تو خلیفۂ وقت تک پہنچا دیں۔ اور اس کے بعد نظام جس طرز پر آپ سے کام کرنے کی جو توقع کر رہا ہے اس کے مطابق کام کرتے چلے جائیں۔ اور اسی طرح پہلے بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ جماعت میں نظام کی اطاعت پیدا کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ جہاں بھی جائیں، جہاں بھی متعیّن ہوں افرادِ جماعت میں جماعت کے نظام کا صحیح احترام پیدا کریں۔ ان کو صحیح اہمیت بتائیں۔ پس یہ اس صورت میں ہوگا جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ جب ہر سطح پر آپ کے اپنے عملی نمونے سامنے ہوں گے۔

نمازوں اور دعاؤں کی طرف پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ دوبارہ یاد کراتا ہوں کہ ہر کام ہمارے دعا سے ہونے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ آپ کے جو کام ہونے ہیں دعا سے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی دعا سے ہونی ہے۔ اس لیے وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو خالصتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے ان سپاہیوں میں شامل کیا ہے جنہوں نے تفقّہ فی الدّین کے بعد اِس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے ان کے لئے تو خاص طور پر بہت زیادہ ضروری ہے کہ اپنی دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ نوافل کی طرف بہت توجہ دیں۔ نمازوں کی ادائیگی صحیح کریں اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا تعلق پیدا کریں جو کہ ایک حقیقی مومن کا اللہ تعالیٰ سے ہونا چاہئے اور جس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔

اللہ کرے آپ لوگ میدانِ عمل میں بھی اپنے پاک نمونے دکھانے والے ہوں اور کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں بلکہ ہر شخص جو آپ کو دیکھے وہ یہ کہے کہ یہ مربّیان جو جامعہ سے نکلے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور تبلیغ کے لحاظ سے بھی اعلیٰ نمونے پیش کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ دعا کر لیں۔

(اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی)

☆......☆......☆

بقیہ نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 9

سیکرٹری وصایا اور زعیم حلقہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ اس سے قبل آپ کو بہاولنگر، ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں قائد مجلس کے طور پر بھی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ مفت ہومیوپیتھک علاج کے ذریعہ اپنے علاقہ میں خدمت انسانی بجالا رہے تھے۔ آپ اکثر باوضو رہتے اور شہادت کی آرزو رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کی بھی اچھی تربیت کے لئے کوشاں رہے اور انہیں نمازوں اور جماعت کی اطاعت کا پابند بنایا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم ممتاز احمد ملک صاحب (آف کوئٹہ)

9 ستمبر 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت خدا ترس، نیک دل، غریب پرور، ہر ایک کی مدد کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے نہایت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنے قصبہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے کئی نوجوانوں کو بلا کر اپنے گھر میں رکھا اور ان کی ملازمت کا بھی انتظام کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(3) مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب (آف جرمنی)

یکم ستمبر 2015ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری مولانا بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ساتھ دفتر خدمت درویشان میں خدمت بجالانے کی توفیق ملی اور 1970ء میں صدر انجمن سے ریٹائرڈ ہوئے۔ 16 سال تک محلّہ دارالرحمت وسطی میں سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی آنے پر 8 سال صدر جماعت Dreieich اور پھر 1999ء سے تادم آخر شعبہ تبلیغ میں اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ مختلف ٹرین اسٹیشنوں پر تبلیغی فلائرز تقسیم کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم محمد رمضان بھٹہ صاحب (ابن چوہدری فتح دین صاحب آف 96 جڑانوالہ حال مقیم سمن آباد لاہور)

8 ستمبر 2015ء کو ہارٹ اٹیک سے 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم سلسلہ کے فدائی خادموں میں سے تھے۔ لمبے عرصہ تک لوکل اور ضلعی سطح پر مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ جن میں سیکرٹری مال، سیکرٹری امور عامہ، صدر جماعت، قائد ضلع فیصل آباد اور نائب زعیم انصار اللہ ضلع فیصل آباد کی خدمتیں شامل ہیں۔ ان کی قیادت میں ضلع نے علم انعامی بھی حاصل کیا۔ مرحوم انتہائی زندہ دل، ملنسار اور ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 7 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم ڈاکٹر رشید انور صاحب (آف گولارچی، سندھ۔ حال ناروے)

8 ستمبر 2015ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کو 1974ء اور 1998ء میں دو مرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت ملی۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، بہت شفیق، غریب پرور، مہمان نواز، ہر ایک کے ہمدرد نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسمانگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ منزہ حناء غفور صاحبہ آف Isherlohn جرمنی

گزشتہ دنوں جرمنی میں مختصر علالت کے بعد 23 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے حلقے میں لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری اور خدیجہ میگزین کی کارکنہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور جماعتی لٹریچر کے جرمن ترجمہ کی سعادت بھی پا رہی تھیں۔ مرحومہ کو خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ نمازوں کی پابند، دعا گو، محنتی، ہمدرد اور بڑی ملنسار تھیں۔ ہر ایک کا خیال رکھنے والی، پردہ کی پابند، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کے والدین اور سب بہن بھائی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم چودھری محمد دین مجاہد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20جولائی 2011ء میں شامل اشاعت ایک مضمون میں مکرم شہزادقمرالدین مبشر صاحب نے اپنے والدمحترم چودھری محمد دین مجاہد صاحب (آف ٹوبہ ٹیک سنگھ) کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم چودھری محمد دین مجاہد صاحب نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اور ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ سیکرٹری مال اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کے علاوہ صدرانجمن احمدیہ ربوہ میں نائب مختار عام بھی رہے۔ خلافت کے ساتھ گہری عقیدت اور محبت تھی۔ خدمت خلق اور رفاہی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ تہجّد گزار اور بہت دعا گو تھے۔ آپ نے ''ہم اور احمدیت'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھ کر اس کا مسودہ خلافت لائبریری میں رکھوایا ہوا ہے جس میں آپ کے خاندان میں احمدیت کے نفوذ کی تفصیل کا بیان ہے۔

محترم چودھری محمد دین مجاہد صاحب ضلع جھنگ کے ایک گاؤں میں یکم جنوری 1918ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چودھری مہر دین صاحب کا تعلق ضلع گورداسپور سے تھا جو اپنے دو بھائیوں کے ہمراہ لائلپور آکر محکمہ مال میں ملازم ہوگئے اور ایک مخلص احمدی محترم میاں نورالدین صاحب کی تبلیغ سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ 1974ء اور 1984ء میں اس خاندان کو بھی قربانی اور کلمہ کیس میں اسیران راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

محترم چودھری صاحب نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاوہ پیرمحل اور گوجرہ کے بعض دیہات میں بھی کئی احمدیہ مساجد کی تعمیر کے لئے خاص خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح کئی مقامات پر زنانہ و مردانہ سکولوں کے قیام اور احمدیہ قبرستان کے لئے اراضی مختص کروانے میں بھی خاص خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبّیک کہتے ہوئے ملازمت سے رخصت لے کر فرقان فورس میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ چنانچہ اعلیٰ سرکاری افسران، وزراء، اور سربراہان مملکت کو بھی تبلیغی خطوط لکھتے رہتے۔ اپنی اولاد کو بھی نیکیوں میں آگے بڑھنے کی تلقین کرتے رہتے۔ آپ کو جرمنی اور برطانیہ کے سالانہ جلسوں میں بھی متعدد بار شرکت کی توفیق ملی۔

آپ نے 93 برس کی عمر میں ربوہ میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

اپنی طویل عمر میں صحت کا راز آپ یہ بتایا کرتے تھے کہ انسان کو بھوک رکھ کر کھانا کھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل ہو۔ پنجوقتہ نماز، تہجد اور صبح کی سیر کو اپنا معمول بنانا چاہیے اور سادہ زندگی گزارنی چاہیے۔ ہمیشہ اپنے سے کمزور اور غریب کی طرف دیکھنا چاہیے تاکہ دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوں۔

صحتمند رہنے کے لئے ایک بات یہ بتائی کہ انسان کو اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لئے کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور اپنانا چاہئے۔ آپ کے مشاغل میں باغبانی اور خط وکتابت شامل تھے۔ یہ خطوط اکثر تبلیغی یا تربیتی ہوا کرتے تھے۔

روزگار کے لئے آپ یہ اصول بتایا کرتے تھے کہ اگر کوئی ملازمت نہ ملے تو کسی کے پاس بغیر تنخواہ کے کام کرنا شروع کردیں۔ ایک نصیحت قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ کیا کرتے تھے کہ جو تمہیں محروم رکھے تم اُسے عطا کرو جو تمہارے ساتھ قطع تعلق کرے تم اس سے ازخود ملاقات رکھو جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے تم اس سے حسن سلوک کرو اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور یہ توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے حوصلے والے ہوں اور جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو۔ بارہا اشعار میں نصیحت کیا کرتے تھے مثلاً:

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول

اور یہ شعر بھی اکثر سناتے کہ:

تُو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

آپ کو شعر وادب سے خاص لگاؤ تھا اور دینی کلام کے علاوہ دیگر شعراء کے بھی بے شمار اشعار ازبر تھے۔

آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی محترمہ خورشید بیگم صاحبہ دسمبر 1991 میں فوت ہوگئیں۔ دوسری بیوی کے علاوہ 7 بیٹے اور 3 بیٹیاں آپ نے یادگار چھوڑیں۔

محترم عبدالرشید خانصاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم جولائی 2011ء میں مکرم راناعبدالرزاق خان صاحب نے محترم عبدالرشید خان صاحب آف خوشاب کا مختصر ذکرخیر کیا ہے۔ قبل ازیں 6 جون 2014ء کے شمارہ کے اسی کالم میں آپ کا ذکرخیر ہوچکا ہے۔ ذیل میں چند اضافی امور پیش ہیں۔

محترم عبدالرشید خان صاحب ابن مولوی عبدالکریم خان صاحب 1933ء کو شہر خوشاب میں پیدا ہوئے۔ محترم عبدالکریم صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں احمدیت قبول کی۔ آغاز میں مقامی طور پر احمدی اور غیراحمدی ایک ہی مسجد میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے لیکن 1934ء میں جب احرار کے فتنے نے زور پکڑا تو غیروں نے احمدیوں کو عین جمعہ کے وقت مسجد سے نکال دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ساری صورتحال لکھ دی گئی اور عدالت میں جانے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تو حضورؓ نے ایسا کرنے سے جماعت خوشاب کو منع فرمادیا۔ اور فرمایا کہ اس جھگڑے میں نہ پڑیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اور جگہ دیدے گا۔ حضورؓ کا خط آنے کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے اسی مسجد کے ساتھ ملحق زمین پیش کردی۔ جس پر آج تک احمدیہ مسجد اور ان کے بھائی عبدالرحیم خان صاحب کے گھر میں مربی ہاؤس قائم ہے۔

محترم مولوی عبدالکریم خانصاحب کے سات لڑکے تھے۔ جن میں سے ایک لڑکا بچپن میں ہی وفات پاگیا تھا۔ باقی چھ نے لمبی عمر پائی۔ ایک کے علاوہ باقی سب صاحب اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سبھی خلافت سے وابستہ ہیں۔ محترم عبدالرشید خان صاحب نے پٹواری سے تحصیلدار تک ترقی کی اور ہمیشہ نہایت دیانتداری کے ساتھ اپنی پیشہ ورانہ خدمات انجام دیں۔ اس لئے غیرمتعصب افسران انہیں بہت پسند کرتے تھے۔

محترم عبدالرشید خان صاحب کے بچپن کے ساتھی اور ہم عمر، ہم جماعت، سکول فیلو، محلّہ دار، مکرم رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری بیان کرتے ہیں کہ عبدالرشید خان صاحب اور مَیں ایک ہی دن سکول میں داخل ہوئے اور اکٹھے 1949ء میں میٹرک کیا۔ خان صاحب نے فرسٹ ڈویژن لی۔ اُن کے ایک چچا مکرم عبدالرحیم خان صاحب محکمہ مال میں اعلیٰ افسر (یعنی صدر قانون گو) تھے۔ ہمارا میٹرک کا رزلٹ آنے سے پہلے ہی انہوں نے ہم دونوں کو پٹوارسکول شاہ پور صدر میں داخل کروا دیا۔ پانچ ماہ کی ٹریننگ کے بعد محکمہ نے مجھے پٹواری اور عبدالرشید خان صاحب کو تحصیلدار کا ریڈر رکھ لیا۔

ہماری پہلی تعیناتی میانوالی شہر ہوئی۔ عبدالرشید خان صاحب کے والدین کی اُن کو یہ تاکید تھی کہ جہاں بھی جاؤ وہاں پہلے مقامی جماعت سے رابطہ کرو۔ چنانچہ ہم دونوں نے اسی قاعدہ پر عمل کیا۔ اپنی ملازمتوں کے دوران اگر ہم دونوں کہیں بھی اکٹھے ہوجاتے تو نماز باجماعت ادا کرتے۔ وہ امامت کرواتے۔ خلیفۂ وقت کو خط لکھنے کی عادت مجھے اُنہوں نے ہی ڈالی۔ بہت ہی محنتی اور باخلاق انسان تھے۔ انہوں نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بہت خیال رکھا۔ خلافت سے عشق تو بچپن سے ہی تھا۔

مکرم سعید احمد طاہر صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3اگست 2011ء میں مکرم عبدالباری قیوم شاہد صاحب نے مکرم سعید احمد طاہر شہید کا مختصر ذکرخیر کرتے ہوئے ایک واقعہ قلمبند کیا ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد 31دسمبر 2009ء کو جب میں دارالذکر لاہور پہنچا تو کمزوری اور تھکاوٹ سے جسم شدید درد محسوس کر رہا تھا۔ کھانا کھا کر چند منٹ ستانے کے لئے ایک بستر پر دراز ہوا تو جب میری آنکھ کھلی اُس وقت ربوہ جانے والی گاڑی کی روانگی میں صرف نصف گھنٹہ باقی تھا۔ میں نے جلدی سے منہ ہاتھ دھویا اور معاونین سے اپنا بیگ وصول کرکے درخواست کی کہ وہ مجھے ریلوے سٹیشن کے لئے رکشہ لادیں کیونکہ مجھے ربوہ جانے والی گاڑی میں سوار ہونا ہے۔

میری فکرمندی کو دیکھ کر ایک نوجوان دوست نے میری پریشانی کی وجہ دریافت کی۔ اور پھر کہنے لگے: انکل! میری ڈیوٹی مہمانوں کو ٹرانسپورٹ مہیا کرنے پر لگی ہوئی ہے۔ میرے پاس اپنی کار موجود ہے۔ میں آپ کو ربوہ کی گاڑی میں سوار کروادوں گا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے نہایت تیزی سے میرا بیگ اٹھایا اور دارالذکر کے گیٹ سے باہر آکر اپنی کار میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں نہیں جانتا کہ سٹیشن کب پہنچ گئے ہیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ سارے کام فرشتے ہی کر رہے ہیں۔ ایک ایک منٹ قیمتی بھی تھا اور دُوبھر بھی۔ سٹیشن کے باہر ایک باوردی سپاہی نے زیادہ دیر گاڑی پارک کرنے سے روکا۔ یہ اپنی کار تھوڑا مزید آگے لے گئے۔ ایک قُلی کو بلایا اور کہا: بھائی سنو! یہ میرے مہمان ہیں ان کو سرگودھا ایکسپریس پر سوار کروانا ہے کوئی تکلیف نہ ہو۔ وقت بالکل نہیں ہے اور ابھی ان کو ٹکٹ بھی لینا ہے۔ تم یہ 100 کا نوٹ لو۔ ان کو گاڑی میں سوار کروا کے واپس آکر مجھے بتادو۔ میں تمہیں مزید انعام دے دوں گا اور مجھے اطمینان ہو جائے گا اور اگر گاڑی چھوٹ جائے تو انہیں واپس یہیں لے آنا میں تمہیں مزید ایک 100روپے مزدوری دے دوں گا۔

اس کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کو ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے جدا ہوگئے۔ قُلی نے برق رفتاری سے ہرکام کیا اور نہ جانے کن کن راستوں سے گزرتے ہوئے مجھے سرگودھا ایکسپریس میں سوار کروا دیا۔ جونہی میں نے گاڑی کے اندر قدم رکھا گاڑی چل پڑی اور مَیں اشکبار آنکھوں سے زیرلب اس نوجوان دوست کے لئے دعائیں کرتا ہوا اپنی سیٹ پر جابیٹھا۔

اس کے بعد میں ایک لمبا عرصہ اس خادم کا نام یاد کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر مجھے اس کا نام یاد نہ آیا۔ 28 مئی لاہور کے واقعہ کے بعد شہداء کے ناموں کی فہرست کو بار بار پڑھ کر میں ذہن پر زور دے کر اس کا نام یاد کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر ناکام رہا۔ تاآنکہ راہ حق کے شہیدوں کی تصویریں شائع ہوئیں تو مَیں نے بہت غور سے ان تصاویر کو دیکھا جن میں خدام الاحمدیہ لاہور کے اس عظیم فرزند کی تصویر بھی موجود تھی جس نے میری ساری پریشانی اپنے سر لے کر میرے لئے راحت اور سکھ کا سامان پیدا کیا اور اپنے فرض کو کمال خوبی سے ادا کرکے جوجذبۂ خدمت و فدائیت و اخوّت و ہمدردی حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کے اندر پیدا فرمایا اس پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ میرے ممدوح اور پیارے محسن دوست کا نام نامی سعید احمد طاہر ابن مکرم صوفی منیر احمد صاحب ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25جولائی 2011ء میں مکرم اعظم نوید صاحب کی شہدائے لاہور کے حوالہ سے ایک نظم بعنوان ''وہی زندہ ہیں'' شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

جو اللہ کے رستے میں دیتے ہیں جاں ، ہاں وہی زندہ ہیں ، ہاں وہی زندہ ہیں
کہتا ہے خود یہی مالکِ دوجہاں ، ہاں وہی زندہ ہیں ، ہاں وہی زندہ ہیں
جو کہ ہر لمحہ کرتے ہیں ذکرِ خدا ، جن کے ہونٹوں پہ رہتا ہے حرفِ دُعا
ربّ کی خاطر جو کھاتے ہیں تیغ و سناں ، ہاں وہی زندہ ہیں ، ہاں وہی زندہ ہیں
راہِ حق میں دیا جس نے بھی اپنا خُوں ، ہاں اسے کس طرح پھر میں مُردہ کہوں؟
جو رقم کر گئے عشق کی داستاں ، ہاں وہی زندہ ہیں ، ہاں وہی زندہ ہیں
سُوئے منزل قدم یہ رُکیں گے نہیں ، چاہے سر ہوں قلم ہم جھکیں گے نہیں
سُن لے سُن لے اسے اب صفِ دُشمناں ، ہاں وہی زندہ ہیں ، ہاں وہی زندہ ہیں
جن کے سینے منور تھے قرآن سے ، جن کے چہرے معطر تھے ایمان سے
ظُلم ان پہ ہوا الحفیظ الاماں ، ہاں وہی زندہ ہیں ، ہاں وہی زندہ ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 11, 2015 – December 17, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 11, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-Ambiyaa', verses 66-77 with Urdu translation.
00:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 41.
01:00	Reception In Sydney: Rec. October 18, 2013.
02:15	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:40	Spanish Service: Programme no. 20.
03:10	Pushto Muzakarah
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 175-183 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 20. Rec. November 17, 1994.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 252.
06:00	Tilawat: Surah Al-Ambiyaa', verses 46-61 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'reward of pious people'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 42.
07:00	Reception In Brisbane: Rec. October 23, 2013.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on December 05, 2015.
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 82.
11:30	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 48-66.
11:45	Seerat-un-Nabi: The topic of 'women'.
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Shotter Shondhane: Rec. March 03, 2012.
15:45	Kasauti
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:25	Reception In Brisbane [R]
19:40	Ice Fishing In Canada
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday December 12, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Quran
01:00	Reception In Brisbane
02:10	Friday Sermon: Recorded on December 11, 2015.
03:20	Rah-e-Huda: Recorded om December 12, 2015.
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 253.
06:00	Tilawat: Surah Al-Ambiyaa', verses 62-79 with Urdu translation.
06:15	Dars Majmooa Ishteharaat: Writings and announcements made by the Promised Messiah (as), which were published in the newspapers.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 12.
07:00	Jalsa Salana Bangladesh Address: Recorded on February 06, 2013.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 37.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on February 16, 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon [R]
12:15	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 67-79.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf: Introducing the month of 'Rabi-ul-Awwal'.
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Bangladesh Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 175.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday December 13, 2015

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:35	Dars Majmooa Ishteharaat
00:55	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana Bangladesh Address
02:30	Story Time
02:45	Friday Sermon: Recorded on December 11, 2015.
03:55	Maidane Amal Ki Kahani
04:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 254.
06:00	Tilawat: Surah Al-Ambiyaa', verses 80-94 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Programme no. 24.
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 42.
07:00	Mulaqat With University Students: Recorded on October 07, 2013 in Australia.
08:00	Faith Matters: Programme no. 181.
09:00	Question And Answer Session
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Spanish Translation of Friday sermon delivered on August 22, 2014.
12:00	Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 1-27.
12:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain: Prog. no. 24.
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Mulaqat With University Students [R]
16:10	Ashab-e-Ahmad: An Urdu discussion about the lives of the companions of the Promised Messiah (as).
16:45	Kids Time: Programme no. 20.
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Mulaqat With University Students [R]
19:30	Live Beacon Of Truth
20:35	One Minute Challenge
21:25	Ashab-e-Ahmad
22:00	Friday Sermon [R]
23:05	Question And Answer Session [R]

Monday December 14, 2015

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:40	Yassarnal Quran
01:10	One Minute Challenge
02:00	Mulaqat With University Students
03:00	Ashab-e-Ahmad
03:35	Friday Sermon: Recorded on December 11, 2015.
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 255.
06:00	Tilawat: Surah Al-Ambiyaa', verses 95-113 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'religion and wisdom'.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 12.
06:55	Reception At Baitul Muqeet Mosque: Recorded on November 02, 2013.
08:05	International Jama'at News
08:40	Seerat Hazra Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 08, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on July 17, 2015.
11:05	Poem Recital Competition
12:00	Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 28-51
12:15	Dars-e-Malfoozat
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 22, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:10	Poem Recital Competition [R]
16:00	Rah-e-Huda: Recorded on December 12, 2015.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Reception At Baitul Muqeet Mosque [R]
19:30	Somali Service: Programme no. 24.
20:15	Dars-e-Malfoozat [R]
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:00	Poem Recital Competition [R]

Tuesday December 15, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:25	Reception At Baitul Muqeet Mosque
02:40	Kids Time
03:15	Friday Sermon: Recorded on January 22, 2010.
04:20	Hijrat
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 256.
06:00	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-8 with Urdu translation.
06:15	Dars Majmooa Ishtehara'at
06:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 43.
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna: Recorded on October 10, 2015 in Holland.
08:10	Aao Urdu Seekhain: Programme no. 13.
08:30	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on December 11, 2015.
12:10	Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 52-81.
12:30	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 181.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service: Programme no. 05.
15:30	Aao Urdu Seekhain [R]
16:00	Servants Of Allah
17:00	Noor-e-Mustafwi
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on December 11, 2015.
20:30	Aao Urdu Seekhain [R]
20:50	Australian Service
21:15	Karvan-e-Waqf-e-Jadid
22:05	Faith Matters [R]
23:05	Question And Answer Session [R]

Wednesday December 16, 2015

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:35	Dars Majmooa Ishteharaat
01:10	Yassarnal Quran
01:35	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna
02:35	Pakistan In Perspective
03:00	Aao Urdu Seekhain
03:35	Australian Service
04:00	Karvan-e-Waqf-e-Jadid
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 257.
06:00	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 9-19 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Prog. no. 24.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 12.
07:00	Atfal Rally UK: Recorded on April 24, 2011.
08:10	Na'atiya Mehfil
09:00	Question And Answer Session: Recorded on February 16, 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on December 11, 2015.
12:05	Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 82-119.
12:20	Aao Husne Yar Ki Batain Karain [R]
12:40	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on January15, 2010.
14:05	Shotter Shondane
15:10	Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 83.
16:30	Faith Matters: Programme no. 180.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Atfal Rally UK [R]
19:25	French Service: Programme no. 21.
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:25	Na'atiya Mehfil [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:10	Intikhab-e-Sukhan

Thursday December 17, 2015

00:20	World News
00:40	Tilawat
00:55	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:15	Al-Tarteel
01:40	Atfal Rally UK
02:45	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:20	Na'atiya Mehfil
04:05	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 258.
06:05	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 20-30 with Urdu translation.
06:20	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 43.
07:00	Reception In New Zealand Parliament: Recorded on November 04, 2013.
07:55	Beacon Of Truth: Rec. November 18, 2015.
08:55	Tarjamatul Quran Class: Surah Al- Baqarah verses 182-189, recorded on November 23, 1994
10:00	Indonesian Service
10:55	Japanese Service
12:00	Tilawat: Surah An-Noor, verses 1-16.
12:15	Dars-e-Malfoozat
12:20	Yassarnal Quran [R]
13:00	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on December 11, 2015.
15:00	Shan-e-Muhammad (saw): An Urdu discussion replying to allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jam'at.
15:30	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
15:55	Persian Service: Programme no. 39.
16:25	Tarjamatul Quran Class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:20	Reception In New Zealand Parliament [R]
19:30	German Service
20:45	Faith Matters: Programme no. 180.
21:55	Tarjamatul Quran Class [R]
22:55	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 11 December , 2015 | Issue No. 50

الحمدللہ کہ آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی یہ پہلی کلاس سات سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل میں آرہی ہے۔لیکن میدانِ عمل میں آنے کے بعد آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔

آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ مَیں تمام عمر خدا تعالیٰ کے دین کے لئے تعلیم کے پھیلانے اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف رکھوں گا۔ یہ کوئی چھوٹا سا عہد نہیں ہے۔ یہ معمولی عہد نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ عہد اس وقت تک نہ نبھایا جاسکتا ہے جب تک اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے عمل کو ہر لمحہ پرکھنے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اور پھر اس عہد کی تکمیل اُس وقت ہو گی جب آپ میں، ہر ایک میں یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگوں نے اسلام کی تعلیم کا کامل نمونہ بننا ہے۔ اور نمونہ بنے بغیر نہ آپ کسی کی تربیت کر سکتے ہیں اور نہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ پس اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔

ایک مربی کو، ایک مبلغ کو یاد رکھنا چاہئے کہ نہ آپ کی تربیت میں کوئی اثر ہو سکتا ہے، نہ آپ کی تبلیغ میں کوئی اثر ہو سکتا ہے جب تک کہ آپ کی توجہ نوافل کی طرف نہیں ہوتی، دعاؤں کی طرف نہیں ہوتی، نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف نہیں ہوتی۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ مربی اور مبلغ کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ جو نصیحت کر رہے ہیں، جو تقریر آپ کر رہے ہیں، خطبے میں آپ لوگوں کو جو سمجھا رہے ہیں (اس کے حوالہ سے) اپنے بھی جائزے لیتے رہیں کہ کیا مَیں اس پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا ہوں۔ جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جب یہ ہو گا تو بات میں اثر بھی ہو گا۔ یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے جو کچھ جامعہ میں پڑھ لیا وہ کافی ہے۔ اس علم میں آپ نے اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔ یہ جامعہ میں پڑھنا آپ کے علم کی انتہا نہیں ہے۔

شدّت پسندی جس کا بعض مسلمان گروہوں کی طرف سے بلکہ اکثر مسلمان گروہوں کی طرف سے اظہار ہو رہا ہے، دنیا یہی سمجھتی ہے کہ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ آپ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ آپ نے ان شدت پسند گروہوں کے ردّ کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کو ہی واضح کر کے دنیا کو بتانا ہے۔ آپ نے اس پیار اور محبت کے نمونے کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور اس کے لئے پھر آپ کو دینی علم کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ کا علم بھی ضروری ہے۔

جب تک آپ میں کامل فرمانبرداری نہیں ہو گی، نہ آپ کے علم میں ترقی ہو سکتی ہے۔ نہ آپ کی عقل میں ترقی ہو سکتی ہے۔ نہ آپ کو باتیں کرنے کا سلیقہ آ سکتا ہے۔ کامل فرمانبرداری کا جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے حکموں کی تلاش کرو۔ رسول کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے رسول کے حکموں کی تلاش کرو۔ یہی چیزیں آپ کو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی طرف متوجہ کریں گی۔ پھر خلفاء کی باتوں کی طرف توجہ دیں کہ کیا کہا؟ اور خلیفۂ وقت کیا کہہ رہا ہے؟ اور جب یہ کامل اطاعت ہو گی تو آپ کی علم و معرفت بھی بڑھے گی۔

جماعت احمدیہ میں تو خلافت کا ایک خوبصورت نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا کیا ہوا ہے کہ اپنے نکتے نکال کے خلیفۂ وقت کو پیش کر سکتے ہیں اور پھر ان پہ اپنی بنیاد رکھ کر اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں اور دوسروں کو اس علم سے فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کے خطبات یا کوئی بھی باتیں ہوں ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں، ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔ یہ وحدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے نظام کے ذریعہ سے عطا فرمائی ہے اور اس کی حفاظت کرنا اور اس کی حفاظت کے لئے اوّل درجے پر اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دینا یہ تمام مربیان اور مبلغین کا فرض ہے۔

اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہو۔ اگر اپنی عقلوں کو اس سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو مِنَ الْمُسْلِمِیْن کی فہرست میں سے نکل جائیں گے۔

دنیا یہ کہتی ہے کہ آزادیٔ رائے کی بہت بڑی اہمیت ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاں آزادی رائے دنیا کے امن اور سکون کو برباد کر رہی ہے وہاں اس کو حد لگا دو۔ پس اس لحاظ سے دینی تعلیم میں بھی ہمیں اپنی عقل اور اپنے نظریات کو وہاں حد لگا دینی پڑے گی جہاں خلیفۂ وقت نے بعض فیصلے کر دیے ہیں۔ تبھی آپ امن میں رہ سکتے ہیں۔ تبھی آپ کو سلامتی ملے گی۔ تبھی آپ کو تحفّظ ملے گا۔

یاد رکھیں کہ آپ کے سپرد نظام کی حفاظت بھی ہے اور نظام کی حفاظت کے لئے تو سب سے بڑھ کر خود آپ کو نظام کی حفاظت کرنی ہو گی۔ اس کے لئے پھر آپ کو اطاعت کے بھی بڑے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اگر آپ لوگ نظام کی حفاظت نہیں کریں گے تو دوسروں کو نظام کی حفاظت کی تلقین بھی نہیں کر سکتے۔ اختلافات ضرور ہوتے ہیں لیکن ان اختلافات کو نظام میں دراڑیں ڈالنے کی وجہ نہیں بنا لینی چاہئے۔ ان اختلافات کو اطاعت سے باہر نکلنے کا ذریعہ نہ بنا لیں۔ بلکہ جو بھی اولوالامر ہے اس تک اپنا اختلاف پہنچا دیں۔ نہیں تو خلیفۂ وقت تک پہنچا دیں۔ اور اس کے بعد نظام جس طرز پر آپ سے کام کرنے کی جو توقع کر رہا ہے اس کے مطابق کام کرتے چلے جائیں۔

جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی شاہد کلاس کے طلباء کی تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب۔ فرمودہ 17/اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ بمقام جامعہ احمدیہ Riedstadt، جرمنی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (السجدة:34)

الحمدللہ کہ آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی یہ پہلی کلاس سات سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل میں آرہی ہے۔ لیکن میدانِ عمل میں آنے کے بعد آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ آپ کی بعض باتیں، بعض عمل، بعض حرکتیں جن سے ایک طالب علم ہونے کی وجہ سے صرفِ نظر کیا جاتا تھا، اب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اب طالبِ علم تو بے شک آپ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم علم حاصل کرتے رہو اور حدیث کے مطابق بھی انسان جب تک لحد تک نہیں پہنچ جاتا تب تک اسے علم حاصل کرتے رہنا چاہئے لیکن ساتھ ہی آپ سے یہ توقع بھی کی گئی ہے کہ اب آپ استاد بھی ہیں۔ جو علم آپ نے حاصل کیا اور جو آئندہ حاصل کرنا ہے اس کو آپ نے آگے پھیلانا بھی ہے۔ اور اس علم کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ سے ایک توقع رکھی ہے۔ آپ ایک ایسا گروہ ہیں جس نے دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا، تَفَقُّہ فی الدین پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اب آپ کا یہ کام ہے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو پھر اس کو

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں